

مجموعہ رسائل

ردِ مرزا ایت

مجدد برحق امام احمد رضا خان بریلوی
قدس سرہ العزیز

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مجموعۃ رسائل

ردّ مرزائیت

السُّوءُ وَالْعِقَابُ ، قَهْرُ الدِّيَانِ
الْجُرَازِ الدِّيَانِي الْمُبِينِ

امام احمد رضا قادری بریلوی
قدس سرہ العزیز

ادارة تصنیفات امام احمد رضا
انخوند مسجد کھارا در کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سلسلہ اشاعت ۱۵

- مجموعہ رسائل — السور والعتاب . قہر الدین .
المبیین امیر از الدیانی
- تصنیف — امام احمد رضا قادری بریوی قدس سرہ
تقدیم — محمد عبد الحکیم شرف قادری
تخریج — مولانا اظہار اللہ ہزاروی
کتابت — مولانا شاہ محمد چشتی سیالوی
زیر نگرانی — مفتی محمد عبد القیوم قادری ہزاروی
پروف ریڈنگ — اراکین شعبہ تصنیف و تالیف
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
- باہتمام — محمد الطاف ضیائی، محمد یاسین ضیائی
اشاعت — ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء
- مطبع — مشہور آفست پریس کراچی
ناشر — ادارہ تصنیفات امام احمد رضا
انجمن مسجد کھارادر کراچی

قیمت: ۱۵/۵۰

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فہرست

۵	تقدیم
۲۱	السورہ والعقاب ،
۴۷	قرالدیان ،
۶۷	ابجرازالدیانی
۹۲	المبیین

تقدیم

ادارہ تصنیفاتِ امام احمد رضا جناب ریاست علی قادری
ڈائریکٹر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی کا بچہ ممنون و شکر گزار ہے
جنہوں نے مجموعہ رسائل (رد مزائیت) مولفہ امام احمد رضا فاضل
بریلوی قدس سرہ شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ بقول سید صاحب
در اصل شکر یہ کے مستحق جناب حضرت مفتی عبد القیوم ہزاروی مدظلہ
مہتمم دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں جن کی مساعی حمیدہ
سے پیش نظر کتاب منظر عام پر آئی۔
اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کی کوششوں اور بے لوث خدمات
کو منظور و مقبول فرمائے۔ آمین!

ادارہ تصنیفاتِ امام احمد رضا کراچی

میدانِ جماعت و اشاعت میں اب تک گراں قدر خدمات انجام دے چکا ہے
اور صمیم قلب سے کوشاں ہے کہ امام احمد رضا کی تصانیف کو منظر عام
پر لانے میں دوسرے اداروں کے شانہ بشانہ چل کر اس نیک مقصد میں بھرپور
حصہ لے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم آئندہ بھی اسی
جذبہ کے تحت امام احمد رضا کی تصانیف کو منظر عام پر لاتے رہیں۔

ادارہ تصنیفاتِ امام احمد رضا کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام احمد رضا بریلوی اور رد مرزائیت

دونقطوں کو ملانے کے لیے متعدد خطوط کھینچے جاسکتے ہیں، لیکن ان میں سے خطِ مستقیم صرف ایک ہوگا جو سب کے درمیان ہوگا، اس میں نہ تو کجی ہوگی اور نہ ہی نشیب و فراز ہوگا۔ اسی طرح اسلام کا نام لینے والے تو بہت سے فرقے ہیں، لیکن مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی (جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ، فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مصداق اور سلف صالحین کی راہ پر چلنے والے صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ دوسرے فرقے اعتقادی اعتبار سے راہِ راست پر قائم نہ رہ سکے۔ ورنہ اگر اسی ان کا مقدر ہو گئی اور بہت سے تو ایسے ہیں جو حدِ کھڑ تک پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایمان کی سلامتی اور خاتمہ بالخییر عطا فرمائے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ (متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) چودھویں صدی کے وہ عظیم عالم اور نیا نئے اسلام کے نامور مفتی ہیں، جنہوں نے اپنی تمام زندگی عقائدِ اسلامیہ کا پہرہ دیتے ہوئے مرزائی ان کا قلم اس دور کے تمام اعتقادی فتنوں کا محاسبہ کرتا نظر آتا ہے۔ اسلامی حرمت کے پیش نظر کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے، ان کے بے لاگ فتووں اور غیرتِ ایمانی میں ڈوبی ہوئی تنقیدیں و بعض طبعی شدت سے تعبیر کرتے ہیں، لیکن انصاف پسند حضرات جب معاملے کی گہرائی تک پہنچتے ہیں، انہیں ان کے فیصلوں پر صاد کرنا پڑتا ہے۔ وہ مرزائیوں اور مرزائی نوازوں میں فرق نہیں کرتے، اور عموماً دونوں کے یکساں احکام بیان کر جاتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ کفار اور گمراہ فرقہ
مرزائیوں کا خود ساختہ خدا خداوند قدوس و برحق کو نہیں مانتے اور جس خدا کا وہ

ذکر کرتے ہیں، وہ ان کا خود ساختہ خدا ہے۔ فرماتے ہیں،

”ایک عام بات یہ ہے کہ کفر کیا ہے؟ اس بات کی تکذیب جو بالقطع و یقین
ارشاد الہی معروض ہے، اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اُسے ارشاد الہی نہیں مانتا،
تو ایسے کو خدا سمجھا ہے، جس کا یہ ارشاد نہیں ہے، حالانکہ خدا وہ ہے جس کا یہ
ارشاد ہے، تو اس نے خدا کو کہاں جانا؟ اور اگر اس کا ارشاد مان کر تکذیب کرتا ہے،
تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کی بات جھٹلانا روا ہے اور خدا اس سے پاک و راء
بلند و بالا ہے، تو اس نے خدا کو کب جانا؟ حاصل وہی ہوا اتَّخَذَ الْمَصْنُ
هُوَ (اُس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا ہے) لہ

مرزائیوں کے خود ساختہ خدا کے کیا اوصاف ہیں، اس عنوان کے تحت فرماتے ہیں،
”قادیانی ایسے کو خدا کہتا ہے جس نے چار سو جھوٹوں کو اپنا نبی کہا، ان سے جھوٹی
پیشین گوئیاں کہلوائیں، جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ایسے کو عظیم الشان
رسول بنایا، جس کی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں، بلکہ اس کی نفی نبوت پر دلیل قائم، جو
ر خاک بدہن ملعونان، ولد الزنا تھا، جس کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار کسبیاں،
ایسے کو (خدا مانتا ہے)، جس نے ایک بڑھئی کے بیٹے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ
ہم نے بن باپ کے بنایا اور اس پر یہ فخر کی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی
کیسی کھلی نشانی ہے۔

ایسے کو (خدا مانتا ہے جس نے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کیا، جس نے ایک
یہودی فتنہ گر کو اپنا رسول کر کے بھیجا، جس کے پہلے فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا۔

ایسے کو (خدا مانتا ہے) جو اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو ایک بار دنیا میں لاکر دوبارہ لانے سے عاجز ہے۔ وہ جس نے ایک شعبہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات، قابلِ نفرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیاتِ بینات بتایا ہے ایسے کو (خدا مانتا ہے) جس نے اپنا سب سے

مرزا کا چاند ایسا بیٹھا جس سے
پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان
بادشاہ برکت حاصل کریں میں بھیجا، مگر اپنی جھوٹ، فریب، تمسخر،
مٹھول کی چالوں سے اس کے ساتھ بھی نہ چوکا، اس سے کہہ دیا کہ،

تیری جو رو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو انبیاء کا چاند ہوگا، بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے۔ بروزی بے چارہ اس کے دھوکے میں آکر اسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا، اُسے تو یوں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت و رسوائی اور ڈھنسنے کے لیے یہ ٹبل دیا اور جھٹ پٹ میں اُلٹی یہ کل پھرا دی، بیٹی بنادی، بروزی بے چارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا۔

اب کی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دے کر امید دلائی اور ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکال دیا۔ نہ نبیوں کا چاند بننے دیا، نہ بادشاہوں کو اس کے کپڑوں سے برکت لینے دی۔ غرض کہ اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذاب ہونا خوب اچھا لا اور اس پر مزہ یہ کہ عرش پر بیٹھا اس کی تعریفیں گارہا ہے یہ نہ

مرزائے قادیانی کی جھوٹی نبوت کو محمدی بیگم کی وجہ سے
سخت دھکا لگا۔ بقول مرزا غلام احمد قادیانی اسے
الہام ہوا کہ اپنی بہن احمدی بیگم کی لڑکی محمدی بیگم کے ساتھ
کیا محمدی بیگم کا نکاح

نکاح کا پیغام بھیجو۔ بد قسمتی کہ پیغام رد کر دیا گیا۔ مرزا صاحب نے دھمکیاں دیں کہ اگر اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا گیا، تو اڑھائی سال میں اس کا باپ مرجائے گا اور تین سال میں اس کا شوہر ہلاک ہو جائے گا یا اس کے برعکس ہوگا۔ اب اس سے آگے امام احمد رضا خاں کا بیان پڑھیے، فرماتے ہیں:

اب قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوچھی، چٹ بروزی (مرزا) کو وحی پھنسا دی کہ زَوْجِنَا كَهَا مُحَمَّدِي (زیگم) سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا۔ اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جا سکتی ہے، یوں جل دے کر بروزی کے مُنہ سے اسے اپنی منکوہہ چھپو ا دیا تاکہ وہ حد بھر کی ذلت جو ایک چھار بھی گوارا نہ کرے کہ اس کی جو رو اور اس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں، یہ مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہو اور رہتی دنیا تک بیچارے کی کفایت و خواری و بے عزتی و کذابی کا ملک میں ڈنکا ہو، ادھر تو عابد و معبود کی یہ وحی بازی ہوئی، ادھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی اور نہ معبود کی، بروزی جی کی آسمانی جو رو سے بیاہ کر، س تھلے، یہ جا وہ جا، چلتا بنا، ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا، وہ بھی جھوٹا گیا، اٹھے بروزی جی زمین کے نیچے چل بے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔

یہ ہے قادیانی اور اس کا ساختہ خدا۔ کیا وہ جانتا تھا یا اب اس کے پیرو

جانتے ہیں؟ حَاشَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۗ لَہ

امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں،

مرزائیوں کے احکام

قادیانی مرتد، منافق ہیں، مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام

اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں کسی شے کا منکر ہے۔ یہ قادیانی کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔
قادیانی کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور اگر ان کو دسے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی یہ قادیانی مرتد ہے، اس کا ذبیحہ
محض نجس و مردار حرام قطعی ہے۔ یہ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا
اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔

۱۳۲۶ھ میں ایک استفتاء آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح
مرزائی سے کر دیا ہے، حالانکہ اسے علم ہے کہ تمام علمائے اسلام فتویٰ دے چکے ہیں کہ مرزائی کافر و
ملحد ہیں۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں:

”اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے، اس بنا پر یہ
تقریب کی تو خود کافر و مرتد ہے۔ علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت
بالاتفاق فرمایا کہ مَنْ شَكَّ فِي عَدَابِهِ وَكُفْرِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِوَأْسِ كَافِرِ بُونِ فِي شَكِّ كَرِّهِ، وَهِيَ كَافِرٌ۔“

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت و حیات کے سبب علاقے
اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر
جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔
۱۳۲۵ھ میں محمد عبدالواحد خاں، مسلم کبستی اسلام پورہ نے سوال کیا کہ قادیانیوں سے کس
پیرائے میں بحث کی جاتے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

۱۔ امام احمد رضا بریلوی، امام احکام شریعت (مدینہ پبلسنگ کمپنی کراچی) حصہ اول ص ۱۱۲

۲۔ ایضاً ص ۱۲۸

۳۔ ایضاً ص ۱۳۹

۴۔ ایضاً ص ۱۲۲

۵۔ ایضاً ص ۱۰۰

۶۔ ایضاً فتاویٰ رضویہ (مطبوعہ مبارک پور، اعظم گڑھ) ج ۱۶، ص ۵۱

سب میں بھاری ذریعہ اس کے رد کا اول اول کلمات کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات الارض کی طرح اٹے گہلے پھر رہے ہیں۔ ان سب پر علیہم القتلولۃ والسلام کی توہینیں، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن اور یہ کہنا کہ یہودی کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں، ان کا جواب نہیں (اس کے علاوہ متعدد گنوا تے ہیں)

دوسرا بھاری ذریعہ ان خبیث پیشین گوئیوں کا جھوٹا پڑنا، جن میں بہت چمکتے روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں (۱) لڑکے کی پیدائش کی خبر نشر کی، لیکن لڑکی پیدا ہوئی (۲) محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کی، لیکن وہ بھی جھوٹی ہوئی، یہ دونوں واقعے اس سے پہلے بیان ہو چکے ہیں)

غرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں، کہاں تک گئے جائیں اور اس کے خواہ ان باتوں کو مٹاتے ہیں اور بحث کریں گے، تو کاہے، میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا، مع جسم اٹھائے گئے یا صرف رُوح؟ مہدی و عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد؟ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے۔ ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر؟ (ملخصاً)

کیا مرزا مجدد ہو سکتا ہے؟ ڈیرہ غازی خان سے ۱۳۳۹ھ میں عبدالغفور صاحب نے ایک استفسار بھیجا کہ ایک مرزائی قادیانی کا

سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر صدی کے بعد مجدد ضرور آئے گا۔ مرزا صاحب مجدد وقت ہے۔ یہی لاہوری پارٹی کا موقف ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا،

مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا، ایسا کہ تمام

علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ مَنْ شَكَ فِي كُفْرِي ۛ وَ
عَذَابِي فَقَدْ كَفَرَ۔ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر
لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے جو گاندھی مشرک کو رہبر دین کا
امام و پیشوا مانتے ہیں۔ گاندھی پیشوا ہو سکتا ہے نہ مجددؑ۔

المعتد المستند ۱۳۲۰ھ میں مولانا شاہ فضل رسول ببا یونی قدس سرہ کی عقائد میں تصنیف
لطیف "المعتقد المنتقد" کی کتابت و طباعت کا سلسلہ جاری تھا، اسی اثناء میں مولانا شاہ احم
محدث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس پر حاشیہ لکھنے کی فرمائش کی۔ امام احمد رضا بریلوی نے مختلف
مقامات پر قلم برداشتہ عربی حاشیہ تحریر فرمایا، اپنے دور کے مبتدعین نوپیدا فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے
مرزائیوں کا بھی ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:

اُن میں سے مرزاتیہ بھی ہیں، ہم انہیں غلام احمد قادیانی کی نسبت سے غلامیہ
کہتے ہیں، وہ اس زمانے میں پیدا ہونے والا دجال ہے۔ اس نے پہلے تو مسیح کے
مماثل ہونے کا دعویٰ کیا، بے شک اُس نے سچ کہا، وہ یقیناً مسیح دجال کذاب کا
مثیل ہے۔

پھر اُس نے ترقی کی اور وحی کا دعویٰ کر دیا، بخدا یہ بھی سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِئِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا
بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ يَهْتَفُونَ بِالْقَوْلِ غَوْدًا

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنائے انسانوں اور جنوں کے شیطان کہ
ان میں سے ایک خفیہ طور پر چھوٹی بات دوسرے پر القا کرتا ہے جو کہ دینے کے لئے“
۔۔۔ جہاں تک وحی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے اور اپنی کتاب
براہین غلامیہ (براہین احمدیہ) کو کلام الہی قرار دینے والے کا تعلق ہے، تو یہ بھی ابلیس
کا القار ہے کہ مجھ سے حاصل کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دے۔

پھر اس نے نبوت و رسالت کا مجھوٹا دعویٰ کیا اور کہا اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ نازل کیا ہے،
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ بِالْقَادِيَانِ وَبِالْحَقِّ نَزَلًا
بے شک ہم نے اسے قادیان میں نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا
وہ کہتا ہے میں ہی وہ احمد ہوں جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی
اور اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا،

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدٌ
وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ تو اس آیت کا مصداق ہے
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُنظِمَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ۔

پھر اس نے اپنے نفس خبیث کو بہت سے انبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم سے
افضل قرار دینا شروع کیا خصوصاً کلمۃ اللہ، روح اللہ اور رسول اللہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے اپنے آپ کو افضل قرار دیا، وہ کہتا ہے ۵

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر علام احمد ہے

اور جب اس پر اعتراض کیا گیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ممانعت کا دعویٰ کرتے ہو
تو وہ روشن معجزات کہاں ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے، مثلاً مردوں کو
زندہ کرنا، مادرزاد نابینا اور برص کے مریض کو شفا یاب کرنا اور مٹی کا پرندہ بنانا اور
اس میں پھونک مارنا اور اس کا حکم خداوندی سے اڑ جانا۔ تو اس نے جواب دیا کہ
عیسیٰ علیہ السلام یہ سب کچھ سمیرنم اور شعبہ بازی کے زور سے کیا کرتے تھے اور اگر
میں اس کو ناپسند نہ کرتا، تو میں بھی ایسے کام کر دکھاتا۔
اس کے چند مزید کفریات کا ذکر کر کے آخر میں فرماتے ہیں،

اُس کے علاوہ اس کے بہت سے ملعون کفر ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور دیگر تمام دجالوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلوی نے ایک استفتاء مدینہ طیبہ اور

حُسام الحرمین مکہ معظمہ کے علماء اہل سنت کی خدمت میں بھیجا یا جس میں چند

عبارات کے بارے میں سوال تھا کہ یہ کفریہ ہیں یا نہیں اور ان کے قائل پر بحکم شریعت کفر کا حکم ہے یا نہیں؟ ان میں سرفہرست مرزائیوں کا ذکر تھا۔ اس استفتاء کے جواب میں حرمین شریفین کے علماء نے بالاتفاق مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کی تکفیر کی۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے عقیدہ ختم نبوت اور رد مرزائیت میں مستقل رسائل بھی قلم بند فرمائے۔

اس تصنیف لطیف کا تعارف خود حضرت مصنف قدس سرہ

جزاء اللہ عذوہ کی زبانی سنئے، فرماتے ہیں:

”اللہ ورسول نے مطلقاً نفعی نبوت تازہ فرمائی۔ شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہً خاتم بمعنی آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اب تک تمام امتِ مرحومہ نے اس معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بنا پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد برمدعی نبوت کو کافر کہا، کتبِ احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔“

المعتد المستند بناء نجاة الابد مكتبة حادیه، لاہور، ۹-۲۳۷

لہ احمد رضا خاں بریلوی امام،

بٹ، اس حاشیہ کا مجموعہ نام یہی ہے، کتابت کی غلطی سے المستند المعتد چھپ گیا ہے، ۱۲۰ قادری

حسام الحرمین علی منہر الکفر والمین، مكتبة نبویہ، لاہور، ۷-۱۵

نہ امام احمد رضا بریلوی امام،

یہ رسالہ بھی امام احمد رضا بریلوی کے رشحاتِ قلم سے ہے، اس میں ختم نبوت کے منکر، کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن، جھوٹے مسیح مرزائے قادیانی کے شیطانی ابہاموں کا رد کر کے عفتِ اسلام کو اجاگر کیا ہے۔

۱۳۲۰ھ میں امرتسر سے مولانا محمد عبدالغنی نے ایک استفتاء بھیجا۔ سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا عرصہ تک باہمی معاشرت رہی، پھر مرد، مرزائی ہو گیا، تو کیا اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ ساتھ ہی امرتسر کے متعدد علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام احمد رضا خاں بریلوی نے اس کے جواب میں ایک رسالہ **الشُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلٰی اَيِّسِحِ الْكُذَّابِ** (جھوٹے مسیح پر عذاب و عقاب) قلمبند فرمایا جس میں دس وجہ سے مرزائے قادیانی کا کفر بیان کر کے قادیانی ظہیریہ، طریقتہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، برجندی شرح نقایہ اور فتاویٰ ہندیہ (عالمگیری) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں،

”یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں“ پھر سوال کا جواب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں،

”شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے، اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام و توبہ بغیر نکاح جدید کیے، اس سے قرابت کرے، زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو، یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں“ لہ

یہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی آخری تصنیف ہے۔ پہلی بھیت سے شاہ میر خاں قادیانی نے ۳۰ محرم ۱۳۲۰ھ کو ایک استفتاء بھیجا

جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ **الْجُرَازُ الدِّيَانِي عَلَى الْمُزَيَّدِ الْقَادِيَانِي** (قادیانی مُرتد پر خدائی شمشیر بڑاں) سپردِ قلم فرمایا۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو آپ کا وصال ہو گیا۔

سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی، جس سے قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے صحت فائدے بیان کیے، جن میں واضح کیا کہ مرزائی حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے۔ پھر بھی یہ مسئلہ ان کے لیے مفید نہیں۔ پھر صحت وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیئے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے ۱۳۱۵ھ میں ایک سوال کے جواب میں ایک کتاب **الغصارم الربانی** تصنیف فرمائی جس میں مسئلہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا اور مرزا کے مشیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا۔

امام احمد رضا خاں بریلوی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

اِس ادعائے کاذب (مرزا کے مشیل مسیح ہونے) کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعزفاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ نے لکھا اور بنام تاریخی **الغصارم الربانی علی اسراف القادیانی** مستحق کیا۔ یہ رسالہ حاجی سنن، حاجی فتن، ندوہ شکن، ندوی افگن قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد (پٹنہ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے، طبع فرمایا۔

بجملہ اللہ اس شہر میں مرزا کا نکتہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے۔

مرزائے قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے قصر ختم نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کی۔
علمائے اسلام نے حق کو واضح کیا اور اس کی کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی
قدس سرہ نے جو استفادہ عربین شریفین کے علماء کے سامنے پیش کیا تھا، اس میں مرزا کے خرافات
کے ساتھ ساتھ اس قسم کی عبارات کا بھی تذکرہ تھا۔

”سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا
زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہل فہم پر
روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّیْنَ فرماتا اس صورت میں کیونکر
صحیح ہو سکتا ہے؟“

اسی طرح یہ عبارت:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی
خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

علمائے عرب نے ان عبارات کی بنا پر بھی کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ یہ فتاویٰ حسام الحرمین
میں چھپ چکے ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی ختم نبوت کو کس قدر
اہمیت دیتے تھے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ اجماعی اور قطعی عقیدہ اس قدر اہم اور نازک ہے کہ
اس سلسلے میں کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے کراچی کے
بے بنیاد الزام جو انی اڈے پر کہا،

لہ اس جگہ تقدم یا تاخر زمانہ کے بالذات فضیلت ہونے کی نفی ہے، لیکن آئندہ عبارت میں کہا گیا ہے کہ مقام مدح میں
وَخَاتَمَ النَّبِيِّیْنَ فرماتا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اس میں نہ صرف بالذات بلکہ بالعرض فضیلت ہونے کی بھی نفی کر دی گئی ہے۔

تحدیر الناس (کتب خانہ امدادیہ دیوبند) ص ۳

محمد قاسم نانوتوی

ص ۲۴

تہ ایضاً

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آج کل کسی کو بدنام کرنا ہو تو اس پر قادیانی ہونے کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ یہ بالعموم اس وقت کیا جاتا ہے جب مورد الزام کے خلاف کوئی مواد دستیاب نہیں ہوتا۔ لہٰذا بالکل یہی حال مخالفین اہل سنت کا ہے، انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی کو بدنام کرنے کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا، تو یہاں تک کہنے سے بھی باز نہیں آتے۔

مرزا غلام قادر بیگ جو انہیں (امام احمد رضا بریلوی کو) پڑھایا کرتے تھے۔ نبوت کے جھوٹے دعویٰ پر مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی تھے۔ لہٰذا شیخ عطیہ محمد سالم نے اس جھوٹی بنیاد پر ایک اور عمارت کھڑی کرنے کی کوشش کی کہ وہ کہتے ہیں:

ان پر یہ بات صادق آتی ہے کہ انگریزی استعمار کی خدمت کرنے میں

قادیانی اور بریلوی دونوں بھائی ہیں۔ لہٰذا

گزشتہ صفحات میں امام احمد رضا خاں بریلوی کے فتاویٰ کی ایک جھلک پیش کی جا چکی ہے جو مرزائے قادیانی سے متعلق ہیں، ان کے باوجود ایسے گھناؤنے الزام لگانے والوں کے بارے میں یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ انہیں امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لیے مواد دستیاب نہیں ہے، ورنہ جھوٹے الزامات کا سہارا ہرگز نہ لیتے۔

اس سلسلے میں چند امور قابلِ توجہ ہیں،

امام احمد رضا بریلوی نے چند ابتدائی کتابیں (میزان، منشعب وغیرہ) مرزا غلام قادر بیگ سے پڑھی تھیں، جبکہ ظہیر یہ تافردے ربے ہیں کہ وہی ان کے استاد تھے۔

شمارہ ۱۱ سنی ۱۹۸۴ء

لہ روزنامہ جنگ، لاہور،

انبریلویہ (مطبوعہ لاہور) ص ۲۰ - ۱۹

لے احسان الہی ظہیر،

ص ۲ " " "

۳۰ ایضاً،

مرزائے قادیانی کا بھائی مرزا غلام اور بیگ دنیا نگر کا معزول تھا نیدار تھا یہ جو بچپن
برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا یہ جبکہ امام احمد رضا بریلوی کے استاد مرزا غلام قادیان
رحمۃ اللہ تعالیٰ پہلے بریلی میں رہے، پھر کلکتہ چلے گئے اور بریلی سے بذریعہ استفتاء رابطہ رکھتے رہے۔

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری فرماتے ہیں،

”میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مرزا غلام قادیان) کو دیکھا تھا
گورا چٹا رنگ عمر تقریباً اسی سال، داڑھی، سر کے بال ایک ایک کر کے سفید، عمامہ
باندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت کے پاس تشریف لاتے، اعلیٰ حضرت بہت
ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام
کلکتہ، امرتلاہ میں تھا، وہاں سے اکثر سوالات جواب طلب بھیجا کرتے۔ فتاویٰ
میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت

نے رسالہ مبارکہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین“ تحریر فرمایا ہے۔

فتاویٰ رضویہ مطبوعہ مبارک پور انڈیا جلد سوم کے ص ۸ پر ایک استفتاء ہے جو مرزا

غلام قادیان کا ۲۱ جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ کا بھیجا ہوا ہے۔

ان تفصیلات کے مطابق معمولی سوجھ بوجھ والا آدمی بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مرزا
قادیانی کا بڑا بھائی اور امام احمد رضا بریلوی کے استاد قطعاً دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ وہ قادیان کا
معزول تھا نیدار یہ مدرس ٹاپ مولوی، وہ بچپن سال کی عمر میں مر گیا۔ یہ اسی سال کی عمر میں حیات تھے
وہ ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں فوت ہوا، یہ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء میں حیات تھے، کیونکہ عادتاً ایسا تو نہیں
ہو سکتا کہ وہ ۱۸۸۳ء میں چل بسے ہوں اور وفات کے چودہ سال بعد ۱۸۹۶ء میں کلکتہ سے بریلی
استفتاء بھیج دیا ہو۔

رئیس قادیان (مجلس ختم نبوت، ملتان، ج ۱ ص ۱۱)

لہ ابو القاسم رفیق دلاوری،

ص ۱۴

۲ ایضاً:

حیات اعلیٰ حضرت (مکتبہ رضویہ کراچی) ج ۱ ص ۳۲

۳ محمد ظفر الدین بہاری، ملک العلماء،

یہ افتراء محض ہے، مرزا غلام قادر بیگ بریلوی قطعاً دوسری شخصیت ہیں،

میں تفصیلی جواب ارسال خدمت کروں گا، اطمینان فرمائیے۔

تشکر پیش نظر نایاب رسالہ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی حضرت اقدس مولانا

تقدس علی خان مدظلہ شیخ الجامعہ، جامعہ راشدہ پیر جو گوٹھ (سندھ) کی عنایت

سے دستیاب ہوا۔ ۱۹۸۲ء میں جب آپ عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر بریلی شریف تشریف لے گئے تو محض

یہ رسالہ حاصل کرنے کے لیے بریلی سے پہلی صحبت گئے اور واپسی پر لاہور یہ رسالہ عنایت فرماتے گئے۔

مولانا اطہار اللہ ہزاروی سلمہ دریسرچ سکالر، نے اس رسالہ پر تخریج کا کام کیا ہے۔

آیات و احادیث اور دیگر عبارات کے حوالوں کی نشان دہی کی ہے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ،

لوہاری منڈی لاہور، پاکستان

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

۱۷ مئی ۱۹۸۲ء

تحریر ۳۱ مئی ۱۹۸۳ء

لے مکتوب بنام راقم،

نوٹ، افسوس کہ ۲۳ نومبر ۱۹۸۳ء کو پروفیسر قادری صاحب ایک ایکسٹرنٹ میں جاں بحق

ہو گئے، اس لیے انہیں تفصیلاً لکھنے کا موقع نہ مل سکا۔ ۱۲ شرف قادری

السرور المصطفى عليه السلام
٢٠ ٥ ١٣

جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

السور والعقاب علی المسح الکذاب

۱۳ ۵ ۲۰

مسئلہ : از امر سرگڑہ گرباسنگھ کوچہ پنڈاشاہ، سرمد جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ

۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۲۲ھ

باسمہ سبحانہ :

مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا، ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبیح عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطبیح ہو کر علی رؤس الشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً متبرہ ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر قبل مہر مذکورہ کے ذمہ ہے، اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بتینواتوجروا۔

خلاصہ جوابات التمر

① شخص مذکور باعث آنکہ بہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ زوجیت علیحدہ ہو چکی، کل مہر مذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولاد صغار پر ولایت نہیں۔
ابو محمد زبیر غلام رسول کھنفی القاسمی عفی عنہ

② شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مکرسل جانتے ہیں اور دعوی نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بلاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمان ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوتی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۴۔ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی

③ لا یشک فی ارتداد من نسب السمریزم الذی هو من اقسام السحر الی الانبیاء علیہم السلام و اهان روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام و ادعی النبوة و غیرها من کفریات کالمرزا فنکاح المسلمة لا شک فی فسخا لکن لہا المہر و الاولاد الصغار

ابو الحسن غلام مصطفیٰ عفی عنہ

④ شک نہیں کہ مرزا کے معتقد آقا کا مقدمہ ہے، نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو بیجاگی عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔

ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ

⑤ آنچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان و سے فتویٰ دادہ اند، ثابت و صحیح است، قادیانی خود رانسی و مرسل یزدانی قرار سے دید و توہین و تحقیر بسیار علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکار معجزات شیوہ است کہ از تحریراتش پڑھا ہر است (نقل عبارات ازالہ کہ از رسالہ مرزا سن) احقر عباد اللہ العلی و اعظم محمد عبد الغنی

⑥ احقر عباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

⑦ شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت در رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میر و جدان ہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابو الوفاء ثناء اللہ کفاه اللہ، مصنف تفسیر ثنائی امرتسری۔

⑧ قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریات دین سے انکار ہے نیز دعوی رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحت لکھا ہے کہ میں رسول ہوں، لہذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ کفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولاد و عفار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہئے اور مہر مہر قبل اور مہر قبل لے کر عورت کو اس کے علیحدہ کرنا چاہئے۔ ابو تراب محمد عبد الحق امرتسری بازار صاحبونیل

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۹) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسموم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست، وہ بھی کافر مرتد ہے صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی، بٹالہ شریف۔

۱۰) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریات دین کا انکار بے شک کفر و ارتداد ہے، ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔
نور احمد عفی عنہ

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری باہم سامی حضرت عالم اہل سنت دام ظلہم العالی
بخدمت شریف جناب فیض باب قاطع فساد و بدعات دافع جہالت و ضلالت مفتی العلماء
الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ
تحفہ تحیات و تسلیحات مسنونہ رسائیہ مکشوف ضمیر انجلا آنکہ چوں دریں بلاد
از مدت مدیدہ بہ ظہور و جمال کذاب قادیانی فتور و فساد برخواستہ است بموجب حکم آزادگی بہ بیج
صورتے در جنگ علماء آں دیہ سے راہزن دین اسلام نمی آید، اکنون این واقعہ در خانہ
یک شخص حنفی شد کہ زنی مسلمہ در عقد شخصے بودہ، آں مرد مرزائی گردید، زن مذکورہ ازو سے ایں
کفریات شنیدہ، گریز نمودہ بخانہ پدر رسید لہذا برائے آں و برائے سد آئندہ و تنبیہ مرزائیاں فتویٰ
طبع کردہ آید، امید کہ آنحضرت ہم بہرہ و دستخط شریف خود مزین فرمائید کہ باعث افتخار باشد،
سفیر از ندوہ کد ام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است، فتوائے ہذا
نزدو سے فرستادم، مشار الیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتوایے دستخط کنم، ندوہ از من بیزار شود،
خاکش بدہن ازیں بہت مردمان بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ سے شود، زیادہ چہ نوشتہ آید
جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔

الملمس: بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کٹرہ گرباسنگھ کوچہ پنڈاشاہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الجواب

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى
الصحبة المكرمين عنده رب انى اعوذ بك من همزات الشياطين
واعوذ بك رب ان يضردن.

اللہ عزوجل دینِ حق پر استقامت عطا فرماتے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے
بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثلِ مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنحضرت
عیب سے جملہ بگھتی ہنزشیں نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح و مثلِ مسیح ہونے میں
اصلاً شک نہیں مگر لاواللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلیوۃ اللہ علیہ وسلم بلکہ مسیح و قال علیہ اللعن والنکال پہلے
اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعتر
فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی ”الصارم الربانی
علی اسراف القادیانی“ مسٹے کیا۔ یہ رسالہ حامی سننِ ماجی فتنِ ندوہ شکن ندوی فنگن، مکرنا قاضی
عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی، عینِ غنِ لفتن، نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد
سے ماہوار شائع ہوتا ہے، طبع فرما دیا۔ بھلا اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ
عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں تھیں۔ مجیب بہتم نے جو اقوال
ملعونہ اس کی کتابوں سے بہ نشانِ صفحات نقل کئے، مثیلِ مسیح ہونے کے ادعا کو شاعت و
نجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں، ان میں صاف صاف انکارِ ضروریاتِ دین اور بوجہ
کثیرہ کفر و ارتدادِ مبین ہے، فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے گا۔

کفر اول : مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ”ایک غلطی کا ازالہ“ ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر

لکھا ہے ”میں احمدیوں جو آیت مبعثہ برسول یاتی من بعدی

اسمہ احمد“ میں مراد ہے۔ آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تینا ہیچ ربانی

عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام تے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام احمد ہے، صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتاً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مشردہ حضرت مسیح لائے، معاد اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر ووم، توضیح مرام میں لکھا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

علا الہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون، سیدہ المحدثین امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہ انہی کے واسطے حدیث محدثین آئی، انہی کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان جبما مضی قبکم من الامم اناس معدثون فان یکن فی امی منہم احد فانہ عمر بن الخطابؓ اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فرست صادقہ والسلام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ رواہ احمد و شحاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسمر و الترمذی و النسائی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد آیا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطابؓ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوگا تو ضرور عمر ہوتا، رواہ احمد و الترمذی و لعاکم عن عقبۃ بن عامر و نظیرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ انگریز پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقتہً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہو گیا الا لعنة اللہ علی الکذبین و العیاذ باللہ رب العلمین۔

۱۶ ص ۱۶ مطبع ریاض البند، امرتسر، ص ۱۶

۱۷ ابو عیسیٰ ترمذی ترمذی شریف مطبع امین کینی، دہلی ج ۲ ص ۲۱۰

۱۸ امام حاکم مستدرک دار الفکر بیروت ج ۳ ص ۸۵ و امام ترمذی ترمذی شریف مطبع امین کینی، دہلی ج ۲ ص ۲۰۹

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کفر سوم: ”دافع البلاء“ میں لکھتا ہے ”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“
کفر چہارم: بختیگر نے نقل کیا، وزیر سگوبہ کہ خدا نے نعلے نے براہین احمدیہ میں اس
ماہیہ کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔ ان اقوالِ خمیشہ میں آؤں کلامِ الہی
کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً: نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ علیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اقرار کیا کہ وہ اس کی
بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً: اللہ عزوجل پر اقرار کیا کہ اس نے علیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت
دینے کے لئے بھیجا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ الْکَذِبَ
لَا یُفْلِحُوْنَ ہ ”بے شک جو لوگ اللہ عزوجل پر بہتان اٹھاتے ہیں، فلاح نہ پائیں گے“ اور
فرماتا ہے اِثْمًا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ہ ”ایسے اقرار وہ باندھتے ہیں
جو بے ایمان کافر ہیں۔“

رابعاً: اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ
نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ
کِتٰبًا بِاَیْدِیْہِمۡ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ہٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لَیْسَ تَرٰوٰیہِ شَمًا
فَیْدًا فَوَيْلٌ لَّہُمْ تَمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْہِمۡ وَوَسِیْلٌ لَّہُمْ تَمَّا یَکْسِبُوْنَ ہ
”خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ
اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے

اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے۔“

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں مراحتہ اپنے لئے نبوت و رسالت کا
دعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے۔ فقیر نے رسالہ ”جزی اللہ عدوہ بابائہ بختم النبوة“
مفصّل میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصتوں کو
ملوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں
خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزر ایقان ہے،
وَالْكَافِرِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْبُرْهَانُ مِنَ اللَّهِ فَكَفَرُوا بِهِمْ وَهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ
لَٰكِن لَّعَنَ اللَّهُ قَوْمَ الْفٰكِرِينَ نَصّ قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنا بوالا،
شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے تو ہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون فخذ فی لہیر ان
ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے
میں شک و تردد کو راہ دے، وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفران ہے

قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذنب آجکل کے بعض شیاطین سے
سیکھ کر تاویل کی آرٹ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد لیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور
فرستادہ مگر یہ محض بوس ہے۔

اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی۔ فتاویٰ خلاصہ و فضول عمادیہ و جامع
الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہ میں ہے :

واللفظ للعمادی قال قال انار رسول الله: وقال بالفارسیة

من پیغمبر میریدب من پیغام نے برم یکفر لہ
”یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد
یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، کافر ہو جائیگا۔“

امام قاضی عیاض کتاب الشفاعة فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں :-

قال احمد بن سليمان صاحب سحتون رحمهما الله تعالى
في رجل قيل له لا وحق رسول الله فقال فعل الله برسول الله
كذا وكذا وذكر كلاما قبيحا فقيل له ما تقول يا عدو الله
في حق رسول الله فقال له اشد من كلامه الاول ثم قال انما
اردت برسول الله العقرب فقال ابن ابي سليمان للذي
سأله اشهد علي وانا شريك سيريد في قتله وثواب ذلك
قال حبيب بن الربيع لان ادعاء التاويل في لفظ صراح لا يقبل.

”یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تمیز و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے
ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا، رسول کے حق کی قسم!
اس نے کہا اللہ، رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے، اور ایک بدکلام ذکر کیا،
کہا گیا اے دشمن خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے؟ تو اس سے
بھی سخت تر لفظ بکا، پھر لوبلا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا، امام ابن
ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے موت
دلانے اور اس پر ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکم
شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں حکم
حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں۔ امام حبیب بن ربیع نے
فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسوع نہیں ہوتا“

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں :-

ثم قال انما اردت برسول الله العقرب فان ارسل
من عند الحق وسلط على الخلق تاويل للرسالة العرفية
بالارادة اللغوية وهو مردود عند القواعد الشرعية له

”یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے
رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر سلط
کیلے اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے“

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :-

هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لا شك في معناه
وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله ادعاؤه ان مراده
لبعد غايته البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما
لوقال انت طالق قال اهدت محلولة غير مربوطة
لا يلتفت لمثله ويعد هذيانا مملتقطا ٢

”یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا، ضرور بلا شک حقیقی معنی میں اسکا
انکار مٹ دھری ہے بایں ہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی
مراد لئے تھے اس لئے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اس کے
معنی ظاہر سے پھیرنا سموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور
کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے کہ لغت میں
طالق کشادہ کو کہتے ہیں، تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے بذیان
سمجھا جائے گا۔“

۱۔ علامہ علی قاری، شرح شفاء علی ہاشم نسیم الریاض

۲۔ علامہ شہاب الدین خفاجی، مطبعہ بغداد، فنکوز بیروت، ۳۶ ص ۳۴۲

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ثانیاً: وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کہ

دندان تو جملہ درد ہانند چشمیں تو زیرا بردانند

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چہار بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو، محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا، بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نکتے رکھے، مرزا کے کان میں دو گھونگے بناتے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوڑوں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنوں پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا۔ ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں، بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹھ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک غبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا، مولوی معنوی قدس سرہ القوی ثنوی شریف میں فرماتے ہیں

مَرُورِ اَبے کا دُبے فنلے مداں

کُتْرے کارِش ہر روز استاں

بہراں تا در رحم روید نبات

تا ز نر و مادہ پر گرود جہاں

تا بے بیند ہر کے حسن عمل لہ

حق عزوجل فرماتا ہے فَاسْتَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجُرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ لَهٗ

ہم نے فرعونوں پر بھیجے طوفان اور ٹیڑھیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور

خون“ کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا جسے طیری اور مینڈک اور جوں اور کتے اور سور سب کو شامل ملنے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح حدیث سے ثابت، حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں :-

ما سمعیم و بصیریم و خوشیم
باشما نا محسوماں ما خاشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَأَنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا سَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ

”کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری

سمجھ میں نہیں آتی۔“

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم فرماتے ہیں :-

مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَعْلَمُ نِي رَسُولِ اللَّهِ الْكَفْرَةَ الْجَنِّ وَالنَّاسِ

”کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔“

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحیحہ خانم الحافظ

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَكَتَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ نَحْطُبِمْ وَجِئْتُكَ مِنْ

سَبَائِنَا يَتَّقِينَ

”کچھ دیر بیٹھ کر مدبّر بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ

معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمتِ عالی میں ملکِ سبا

سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔“

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ما من صباح ولا رواح الا وبقاع الارض ينادى بعضها بعضا
يا حارة هل مرتبك اليوم عبد صالح صلى عليك او ذكر الله
فان قالت نعم رأت ان لها بذلك فضلا.

”کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو
پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا
ہے جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا؟ اگر وہ ٹھکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو
پر مجھے والا ٹھکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اے مجھ پر فضیلت ہے“

رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے، کیا مرزا ابرہینٹ پتھر، ہر بت پرست کا ذہن
ہر دیکھ بھید بندر، ہر کتے سورا کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہرگز نہیں، تو صاف روشن ہوا
کہ حسی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و رتداد
یقینی قطعی موجود۔

و عبارت اُخریٰ، معنی کے چار ہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص، یہاں
عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل
اب یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول
کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاشا للہ! ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً
عقلاً و عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایک ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام

سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سی سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے، کوئی مجرم کسی معظّم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ برابر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں، جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے، میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہتے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں (المشاحذ فی اصطلاح اگر سب جگہ منقول ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معنی قادی یعنی جلدی کنزہ ہے یا جنگل سے آنے والا، قاموس میں ہے قدرت قادیۃ جاء قوم قدا قحموا من البادیۃ والفرس قد بانا سرعہ قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ تو جیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے؛ حاشا و کلا کوئی عاقل ایسی بناؤٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف اور اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے کل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت ہاں کہتا تھا، ہماری اصطلاح ہاں معنی ہوں یعنی کلمہ ہمزہ و انکار ہے۔ لوگ بیٹھے کھ کر جیٹری کر کے یا نیدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی، بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الی ذلک من فسادات لا تخصی تو ایسی جھوٹی

تاویل والا خود اپنے معاطات میں اسے نہ ملنے گا، کیا مسلمان کو زن و مال اللہ و رسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ جو رو اور جائیداد کے باب میں تاویل نہ کئے اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناؤں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان برگرز ایسے مرد و بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے، انہیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں واللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے بیوردہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے، **فَلَا تَعْتَدُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ** ”اُن سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ، بیشک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد“ و العیاذ باللہ تعالیٰ رب العالمین۔

ثالثاً کفر حیار میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی و عرفی کا تعین کر رہا ہے۔
رابعاً کفر اول میں تو کسی چھوٹے اذمائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً معنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعاً جمیع امت مرجمہ مرتد و کافر ہوا، پچ فرما سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلاثون کذابوں کلہم یزعمون ان نبی“ تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لانی بعدی“ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں امنت امنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور شیل مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا و العیاذ باللہ رب العالمین۔

کفر پنجم: دافع البلاء صابر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے لہ

کفر ششم: اسی رسالہ کے ص ۱ پر لکھا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر ہفتم: اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے ”میں لجن نبیوں سے بھی افضل ہوں“ یہ
دعا بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی ہیں۔

فقیر نے اپنے فتوے مسیٰ بہ رد الرضہ میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضہ

امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی، و شرح مقاصد امام تفتازانی و اسلام

امام ابن حجر مکی و منخ الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ ندیہ مولیٰ نابلسی وغیرہ

کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق

بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا، جو ایسا کہ قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے، از انجملہ شرح

صحیح بخاری شریف میں ہے:-

النبي افضل من الولي وهو امر مقطوع والقائل

بخلاف کافر کان معلوم من الشرع بالضرورة۔

”یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے

خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے“

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم

نون نہیں بلکہ (نبیوں) بتقدیم بار ہے یعنی بھنگی درکنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں

ان سے افضل ہوا ہی چاہوں، میں نبیوں سے بھی افضل ہوا ہوں کہ انہوں نے صرف

اٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ مہتہ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر، شتم : ازالہ ص ۳۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے، سمر زیم لکھ کر کہتا ہے :

” اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ بتا۔“

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے، معجزات کو سمر زیم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حتیٰ عزوجل فرماتا ہے

اِذْ قَالَ اللهُ يُعِيْسَىٰ بَنَ مَرْيَمَ اذْ كُرِيْنَمَتِيْ عَلَيْكَ
وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ فَتُكَلِّمُ النَّاسَ
فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۗ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰتِ
وَالْاِنْجِيْلَ ۗ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ يٰٓاٰذِنِيْ فَتَنْفِخُ
فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا يٰٓاٰذِنِيْ وَتُجْرِيْ زُلُكْمًا ۗ وَاَلْبَصَرَ يٰٓاٰذِنِيْ
وَاِذْ تَخْرِجُ السَّوْفٰتِ يٰٓاٰذِنِيْ ۗ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْ اِسْرٰٓئِيْلَ عَنكَ
اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنَّا نٰهٰ
اِلَّا سِحْرًا مُّبِيْنًا ۗ

”جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اسے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر

اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک رُوح سے تجھے قوت بخشی، لوگوں سے باتیں کرتا

پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تکمیل باتیں اور

توریت و انجیل اور جب تو بنانا مٹی سے پرند کی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں بچوٹا
تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو
میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیسا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے
اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو اُن کے پاس یہ روشن معجزے
لے کر آیا تو اُن میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔“

مسریم بتایا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الہی معجزے نہیں کسی ڈھکوسلے
میں۔ ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم
نے بار بار تاکید فرمادیا تھا۔ اپنے معجزاتِ مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا :-

اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیٰتٍ مِّنْ رَبِّکُمْ اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِّنَ الطَّیْرِ
کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ الْاٰیۃ ۱۷

”میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور
بھونک مار کر اُسے چلانا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم
سے مُردے چلانا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب
تمہیں بتاتا ہوں۔“

اور اس کے بعد فرمایا اِنِّیْ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیۃٌ لَّکُمْ اِن کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۱۸ بے شک
ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔ پھر مکرر فرمایا جِئْتُکُمْ بِاٰیٰتٍ مِّنْ
رَّبِّکُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوْهُ ۱۹ میں تمہارے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو
خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ مگر جو عیسیٰ کے رب کی زمانے وہ عیسیٰ کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو
اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سمجھی کرتے ہیں ع۔ کس نگوید کہ دوع من ترش است

پھر ان معجزات کو مکروہ جانا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذہب کا کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال الله تعالى تِلْكَ التُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا وَاتَّيْنَا عِيسَىٰ بِنَاصِرٍ مِّنَ الْبَنِيَّةِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دئے اور جبرئیل سے اس کی تائید فرمائی اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصبِ اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہ نبی پر اپنی تفضیل سے ہر طرح کفر وار تہ قطعی سے مضر نہیں۔

پھر ان کلماتِ شیطانیہ میں سبح کلمۃ اللہ صلے اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تہ کفر ہے اور ایسی ہی تحقیر اس کلامِ ملعون کفرِ شتم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفرِ نہم میں ہے کہ ازالہ ملا پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تہ نور باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے انا لله وانا اليه راجعون واللعنة الله على اعداء انبياء الله و صلى الله تعالى على انبيائه وبارك و سلم۔

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفرِ قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفا شرعیہ و ترویج شفا و سیف مسلول امام تقی اللہ والدین سبکی و روضۃ امام نووی و وجیز امام کروری و اعلام امام ابن حجر مکی وغیرہ تصانیفِ ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کہتی کہ مسمریزم کے سبب نورِ باطن نہ نورِ باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفسِ توحید میں نہ کم درجہ بلکہ ناکام رہے، اس ملعون قول لہن اللہ قائلہ و قابلہ، اولوالعزمی و رسالت و نبوت درکنار اس عبد اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ

علیہ و صلوة اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا، اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سو اس کے کہ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ و أعدّ لہم عذاباً تمہیناً^۱ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب“

کفر وہم : ازالہ ط ۶۲۹ پر لکھا ہے، ایک زلمنے میں چار سو نبیوں کی پیش گوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے یہ صراحتاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے، عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت عزت عزوجلانے یونہی تو بیان فرمایا کذبت قوم نوح المرسلین کذبت عاد المرسلین کذبت قوم لوط المرسلین کذبت اصحاب امیۃ المرسلین

ائمہ کرام فرماتے ہیں جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے، باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہو جانا، شفا شریف میں ہے:

من دان بالوحدانیۃ و صحۃ النبوة و نبوة نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحتہ بزعمہ او لم یدعہا فهو کافر باجماع^۲

”یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ

۱ لہ الاحزاب ۵۷ ۲ مرزا قادیانی ۱ ازالہ اولام ص ۲۳۴

۳ قاضی عیاض، شفا شریف ج ۲ ص ۲۶۹ عہ بہ ما شیء اعلیٰ صفحہ پر دیکھئے ۱۲

علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو یا میں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان کی باتوں میں کذب جائز مانے، خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔“

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچالیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں، شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم فضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہی ایک نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی عادت سے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، مشرکوں نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایک والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا فلعن اللہ من کذب احدا من انبیاءہ و صلی اللہ تعالیٰ علی انبیاءہ و رسلہ و المؤمنین بہم اجمعین وجعلنا منہم و حشرنا فیہم و ادخلنا معہم دار النعیم بجاہلہم عندہ و برحمتہ بہم و رحمتہم بنا انہ ارحم الراحمین و الحمد للہ رب العالمین۔

طبرانی معجم کبیر میں و بر حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انی اشہد عدد شراب الدنیا ان مسیئۃ کذاب بے شک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیئۃ (جس نے زمانہ

(عاشیہ صغیرہ گذشتہ) عہد یا سکی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہکتا رہتا ہے اور بعینہ اللہ وہ آئے دن جھوٹی پیشگوئی میں وہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑنی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے نبی میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ انہم بر علم

اقدم میں ادعائے نبوت کیا تھا، کذاب ہے وانا اشهد معك يا رسول الله اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتابعدو و انہائے ریگ ستارائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سموات وارض و حاملین عرش گواہ ہیں اور خود عرشِ عظیم کا مالک گواہ ہے وکفی باللہ شہیدا کہ ان اقوالِ مذکورہ کا قائل بے باک کافر مرتد کذاب ناپاک ہے، اگر یہ اقوالِ مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوۃ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جلتے، خدا کو سب سے یکساں راضی ملتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوئے دنیا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہ میں مصرح ہے، ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نہ چیرت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں، اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ ان اقوالِ انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جبکہ صریح کفر دکھائے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبولِ خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں، سب مستحقِ نار، شفا شریف میں ہے :-

نکفر من دان بغیرملة المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک
” یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں قف
کرے یا شک رکھے “

شفا شریف نیز فتاویٰ بزازیہ و درر وغر و فتاویٰ خیریہ و در مختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے

عہ اقوال و ستر کے منقول تھیں اس قسم کے بعد مرزا کی نئی تحریروں خود نظر سے گزریں جن میں قطعاً کلمہ گوئی بلاشبہ یقیناً کافر مرتد ہے

من شك في كفره وعذابه فقد كفر^۱ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے، یقیناً کافر ہے“ اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرر و ملقی الاجر و مجمع الانہر و غیرہ میں ہے، صاحب الہوی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد۔ فتاویٰ نظیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے:-

هو لاء القوم خارجون عن ملة الاسلام و احکامہم احکام المرتدین^۲
”یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں“
اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنا سے محض ہو، جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور عام کتب میں دائر و سائر ہیں، فی الدر المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام ما یكون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح و اولادہ اولاد الزنا^۳ اور عورت کا کُل مہر اس کے فریضہ ہو نے میں بھی شک نہیں جبکہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا فی التنبیہ وارت کسب اسلام و اراثہ المسلم بعد قضاء دین اسلام و کسب یردت فی بعد قضاء دین یردت^۴ اور محل توفی احوال آپ ہی واجب الادارہ ہے، رہا محل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجعے یا دار الحرب کو چلا جائے اور عالم شرع

۱۔ درمختار مع رد مختار مطبوعہ دہلی ج ۳ ص ۲۹۰ و علامہ غیال الدین دہلی: فتاویٰ خیریہ مطبوعہ قندھار ج ۱ ص ۱۰

۲۔ فتاویٰ عالمگیری: مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ج ۲ ص ۲۶۲

۳۔ درمختار مع رد مختار مطبوعہ دہلی ج ۱ ص ۳۵۹

۴۔ تنویر مع رد مختار مطبوعہ دہلی ج ۱ ص ۳۵۹

حکم فریاد سے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہو گیا، اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب اللہ دار ہو جا سکا۔
اگرچہ اہل موجود میں کس برس برس باقی ہوں فی الدران حکم القاضی بلحاظ
حل دینہ فی سرد المحتار لاند باللحاق صار من اهل الحرب و هم
اموات فی حق احکام الاسلام فصار كالموت الا ان لا یستقر لحاق الا
بالفضاء لاحتمال العود و اذا اتقرر موت تثبت الاحکام المتعلقة به كما
ذكر نهران اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائیگی حذر علی دینہم الا
تزی انہم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان كانت فاسقة
والولد یعقل یحشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمة فما ظنک بالاب المرتد
والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی رد المحتار لفاجرة بمنزلة الکتابیة فان الولد
یبقی عندها الی ان یعرف الادیان کما سیأتی خوف علیہ من تعلمہ منها ما تفعلہ
فکذا الفاجرة الخوت تعلمون الولد لا یحضنہ الاب الا بعد ما یبلغ سبعا
او تسعا و ذلك عمر العقل قطعاً فی عدم الدفع الیه و یجب النزع منه وانما
حوحاً الی هذا لان الملك لیس بید الاسلام والا فالسلطان ابن یبقی المرتد
حی یبحث عن حضانتہ الی قولہم لا حضانتہ لمرتدة لانہا تضرب
وتحبس کل یوم فانی تتفرغ للحضانتہ فاذا کانت هذا فی المحبوس
فما ظنک بالمقتول و لكن ان الله وانا الی راجعون ولا حول ولا قوة
الا باللہ العلی العظیم۔

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعویٰ سے ولایت اس کے تصرفات موقوف
رہیں گے، اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح

عہ فان سطر الاسلام ما مور یقتل لا یجوز له ابقاؤه بعد ثلثة ايام ۱۲ منہ

۱۵ ابن عابدین شامی : رد مختار مطبوعہ بیروت ج ۳ ص ۳۰۰ عہ ایضاً

ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دار الحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے فی الدر المختار
بیطل منہ اتفاقاً ما يعتمد الملة وهي خمس النكاح والذبیحة والصدقة والشهادة
والاثریت ویوقوف منہ اتفاقاً ما يعتمد المساواة وهو المفارضة او ولاية
متعدية وهو التصرف علی ولده الصغير ان اسلم نفذ وان هذت او لحر
بد والحرب وحکم بلحقه بطلان مختصراً۔

سأل الله الثبات علی الایمان وحسبنا الله ونعم الوکیل
وعب التکون ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم وصلى الله تعالى علی
سیدنا و مولانا و آله و صحبه جمیعین امن ، والله تعالى اعلم۔

محمد بن سنی حنفی قاری
عبدہ المصطفیٰ احمد رضا خاں

محمد صبی احمد
ناصر دین

عبد المذنب احمد رضا البریلوی
علی عن محمد المصطفیٰ النبی الامین
صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم

فَرَقَ الرَّيَّانَ عَلَىٰ مُرْتَدِّ قَادِرِ

قَادِرِ مَرْتَدٍ بِرَقَبِ خَدَائِعِ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الحمد لله وكفى، سَمِعَ اللهُ لِمَنْ دَعَا، لَيْسَ وَرَاءَ اللهِ مَنْتَهَى،
رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ، صَلَوَاتُ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى، وَتَسْلِيمَاتُ الْمُنْزَهَةِ
الْإِنْتِهَاءِ، وَبَرَكَاتُهُ الَّتِي تَنْبِي وَتَنْغِي، عَلَيَّ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ جَمِيعًا، فَمَنْ
تَنَبَّأَ بَعْدَهُ تَأْتًا أَوْ نَاقِصًا، فَقَدْ كَفَرَ وَغَوَى، اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَنْ عَاتَى وَعَتَا،
مَرْدٍ وَعَصِيٍّ، وَفِي هَوَاةٍ هَوَاهُ هَوَى، اللَّهُمَّ اجْرِنَا مِنْ أَنْ نَسْذُلَ وَنُخْزَى
وَنَسْذُلَ وَنُشْزَى، رَبَّنَا وَانصُرْنَا بِنَصْرِكَ عَلَيَّ مِنْ طَغْيٍ وَبَغْيٍ، وَضَلُّو
مَنْ لَعَنَ سَبِيلَ الْإِهْتِدَاءِ، صَلَّى عَلَى الْمَوْلَى وَالْوَالِدِ وَصَحْبِهِ أَبَدًا أَبَدًا،
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَحَدًا صَمَدًا، وَأَنَّ مُحَمَّدًا
سَيِّدُهُ وَرَسُولُهُ بِالْحَقِّ وَدِينِ الْهُدَى، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى
أَهْلِ بَيْتِهِ وَصَحْبِهِ دَائِمًا سَرْمَدًا.

اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَنْ عَاتَى وَتَكَبَّرَ

مَدَّتے ہیں مشنوی تاخیر شد مہلتے باسیت تاخوں شیر شد

اللہ عزوجل اپنے دین کا ناصر اپنے بندوں کا کفیل و حسبنا اللہ و نعم الوکیل
سالہ ماہواری ردقادیانی کی ابتداء حکمت الہیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دوچار جاہلان
میں اُس کے سرید ہو آئے، مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف اُن سے میل جول، ارتباط، سلام کلام
بے نحت ترک کر دیا، دین میں فساد، مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب
لاذنی دون العذاب الا کبر وحقھا، مسلمانوں پر حملے میں اپنی چلتی کوئی گئی نہ کی، بس

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نہ چلا تو متواتر عرضیاں دیں کہ ہمارا پانی بند ہے، ہم پر زندگی تلخ ہے، بیدار مغز حکومت ایسی لغویات کو کب سنتی، ہر بار جواب ملا کہ مذہبی امور میں دست اندازی نہ ہوگی، سلطان آپ اپنا انتظام کریں، آخر حکم آنکہ ع

دست بگیرد سر شمشیر تیز

ایک بے قید پرچے روہیل کھنڈ گزٹ میں اشتہار چھاپا کہ عمائدِ شہر اگر علمائے طرفین سے مناظرہ لرائیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ دونوں طرف سے خود وہی منتظم ہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزائی طائفوں کو بلا لیں اور اس میں علمائے اہل سنت کی شان میں کوئی دقیقہ بد نہ بانی و اکاذیب بہتانی و کلماتِ شیطانی کا اٹھانہ رکھا، یہ حرکت نہ فقط ان بے علم بے فہم مرزائیوں بلکہ بعونہ تعالیٰ خود مرزا کے حق میں کالباعث عن حثف بظلفہ سے کم نہ بھتی

ست بازو بجهل میفکند پنجه با مرد آہنیں چنگال

مگر از انجا کہ عسی ان تکرہوا شیئا دھو خیر لکم ع

خدا شترے برانگیزد کہ خیر کا درواں باشد

یہ ایک غیبی تحریکِ خیر ہو گئی جس نے اُس ارادہ رسالہ کی سلسلہ جنبانی فرمادی۔ اشتہار کا جواب اشتہاروں سے دیا گیا۔ مناظرہ کے لئے ابکار افکار مرزا قادیانی کو پیام دیا، اس کے ہولناک اقوال اذعائے رسالت و نبوت و افضلیت من الانبیاء وغیرہ کفر و ضلال کا خاکہ اڑایا، گالیوں کے جواب میں گالی سے قطعاً تراز کیا، صرف اتنا دکھایا کہ تمہاری آج کی گالی نہیں قادیانی تو ہمیشہ سے اللہ و رسول و انبیائے سابقین و ائمہ دین، سب کو گالیاں سناتا رہا ہے، ہر عبارت اس کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ مذکور ہوتی، مضمون کثیر تھا، متعدد پرچوں میں

لے اس کی طرح جو اپنی موت اپنے گھر سے کرید کر نکالے۔

لے قریب ہے کہ تم ناگوار سمجھو گے بعض چیزیں اور وہ تمہارے لئے بہتر ہونگی۔ نہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ت منظر ہوتی، ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری نام رکھا گیا، اس میں دعوتِ مناظرہ،
طریقِ مناظرہ، طریقِ مناظرہ، مبادیٰ مناظرہ سب کچھ موجود ہے۔

اس مختصر نظر پر نے اپنی سلک منیر میں متعدد سلاسل لئے، سلسلہ دشناماتے
نبی بر حضرت ربانی و رسولانِ رحمانی و محبوبانِ بزدانی۔ سلسلہ کفریات و ضلالتِ قادیانی۔
سلسلہ تاقصات و تہافتات قادیانی۔ سلسلہ دجالی و تلبیساتِ قادیانی۔ سلسلہ جہالات و
سلتِ قادیانی۔ سلسلہ تاصیلات، سلسلہ سوالات — اور واقعی وقتی ضرورات مختلف
مابین پر کلام کی مقتضی ہوتی ہیں اور اس کے اکثر رسائل اُلٹ پھیر کر انہیں ڈھاک کے تین
ت کے جاہل، لہذا ہر رسالے کے جداگانہ رُو سے انہیں سلاسل کا انتظامِ حسن و اولیٰ۔

اب بعونہ تعالیٰ اسی ہدایتِ نوری سے ابتدائے رسالہ ہے اور مولے تعالیٰ
فرمانے والا ہے، اس کے بعد وقتاً فوقتاً رسائل و مضامین حسبِ حاجت اندراج گزین مناسب
جو کلامِ حسنِ سلسلے کے متعلق آتا جاتے بہ شمار سلسلہ اسی کی سلک میں انسلاک پائے جو نیا کلام
سلاسل سے جدا شروع ہو، اس کے لئے تازہ سلسلہ موضوع ہو۔ اعتراضات کے تازیانے جن کا
رخدا جانے اول تا آخر ایک سلسلے میں منضود اور ہر اعتراض حاشیہ پر تازیانہ یا اس کی علامت
ت لکھ کر جدا معدود۔

مسلمانوں سے تو بفضلہ تعالیٰ یقینی امید مدد و موافقت ہے۔ مرزائی بھلی گرتصیب
ہوڑ کر خوفِ خدا اور روزِ جزا رسائے منے رکھ کر دیکھیں تو بعونہ تعالیٰ امید ہدایت ہے۔
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب و صلی
اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ انہ هو القیوم المحیب۔

ہدایت نوری بجواب اطلاع ضروری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم خاتم النبیین والہ وصحبہ اجمعین

اس میں قادیانی کو دعوتِ منظرہ اور اُس کے بعض سخت بولناک اقوال کا تذکرہ ہے

اللہ عزوجل مسلمانوں کو دینِ حق پر استقامت اور اعدائے دین پر فتح و نصرت بخشے، آمین۔

روہید کھنڈ گزٹ مطبوعہ حکیم جولائی ۱۹۵۷ء میں تصور حسین نیچہ بند کے نام سے ایک

مضمون بعنوان "اطلاع ضروری" نظر سے گزرا جس میں اولاً علمائے اہل سنت نصرہم اللہ

تعالیٰ پر سخت زبان درازی و افسرانہ پردازی کی ہے، کوئی دقیقہ توہین کا باقی نہ رکھا اور آخر میں

عماد شہر کو ترغیب دی ہے کہ علمائے طرفین میں مناظرہ کرادیں کہ حق جس طرف بنو ظاہر ہو جائے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ نیچہ بند صاحب جیسے بے علم فضل، کیا کلام و خطاب کے قابل،

بلکہ فوج کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی مشہور ہے، جس فوج کی یہ اگاڑی یہ ہراول اُس کی پچھاڑی معلوم

از اول مگر اپنے دینی بھائیوں سے دفعِ فتنہ لازم لہذا دونوں باتوں کے جواب کو یہ ہدایت نوری

دو عدد پر منقسم، آئندہ حسبِ حاجت اس کے شمار کا اللہ عالم (پہلے عدد میں) اُن گالیوں کا جواب

متین جو علمائے اہل سنت کو دی گئیں۔

پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں؟

حاشا! اللہ ہرگز نہیں بلکہ اُن دل کے مریضوں اور اُن کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گالی کے جواب

میں یہ دکھائیں گے۔ اُن کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شمشیر دہینو! تمہاری گندی گالی

آج کی نئی نالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء و ائمہ کو نٹری گالیاں دینے کا ذہنی ہے، مستنقر اللہ! علماء و ائمہ کی کیا گنتی، وہ کونسی شدید خبیث ناپاک گالی ہے جو اُس نے اللہ کے محبوبوں اللہ کے رسولوں بلکہ خود اللہ واحد قہار کی شان میں اٹھا رکھی ہے۔ یہ اطلاع ضروری کی پہلی بات کا جواب ہے۔ (دوسرے عدد) میں بعونہ تعالیٰ قادیانی مرزا کو دعوتِ مناظرہ ہے، اس میں شرائطِ مناظرہ مندرج ہیں اور نیز اُس کا طریق مذکور ہے جو نہایت متین و مہذب اور احتمالِ فتنہ سے یکسر دور ہے، اس میں قادیانی کی طرح فریقِ معادل پر شرائط میں کوئی سختی نہ رکھی گئی بلکہ قادیانی کی باگ پھیلنے کی اور اُس کی تنگی کھول دی گئی ہے، اس میں بجز تعالیٰ شرائط کے ساتھ مبادی بھی ہیں جو سال تہذیب و مساننت سے ضلالتِ ضال کے کاشف اور مناظرہِ حسنہ کے باری بھی ہیں۔

ایک مدعی وحی کو لازم کہ اپنے وحی کنندوں کو رات دن اُس بچ اُترتے رہتے ہیں جمع کر رکھے اور اپنی حال کی اور پچھلی قوت سب حق کا وار سہارنے کے لئے بلا لے۔ ہاں میں قادیانی کو تیار ہو رہنا چاہئے اُس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹی مسیحی جھوٹی وحی کا سب جال پیچ بعونہ کھل جائے گا وما ذلک علی اللہ بعزیز لقد عز نصر من قال وقولہ الحق ان جندنا لہم والغلبون ولن یجعل اللہ للكفرین علی المؤمنین سبیلاً والحمد للہ رب العلمین۔

یہ دوسرا عدد بجز تعالیٰ اس کے متصل ہی آتا ہے۔ اب بعونہ تعالیٰ پہلے عدد کا آغاز ہوتا ہے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

عدو اول اللہ کے محبوبوں، اللہ کے رسولوں حتیٰ کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی لہجے ارکالیا۔ مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارا مالک و مولیٰ تمہیں کفر و کافرین کے شر سے بچائے، قادیانی نے سب سے زیادہ اپنی گالیوں کا تختہ مشق رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بنایا ہے اور واقعی اُسے اس کی ضرورت بھی تھی، وہ مثیل

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عیسے بلکہ نزولِ عیسے یاد دوسرے لفظوں میں عیسے کا اُتار بنا ہے، عیسے کے تمام اوصاف اپنے میں بتاتا ہے اور حقیقت دیکھے تو مسیح صادق کی جمیع اوصاف حمیدہ سے اپنے آپ کو خالی اور اپنے تمام شنائع ذمیرہ سے اس پاک مبارک رسول کو منزہ پاتا ہے لہذا ضرور ہوا کہ اُن کے معجزات اُن کے کمالات سے یک لخت انکار اور اپنی تمام شنیع خصلتوں ذمیرہ حالتوں کی اُن بوچھاڑ کرے جب تو اُتار بنا ٹھیک اُترے۔ میں یہاں اُس کی گالیاں جمع کروں تو دفتر ہر لہذا اُس کی خردوار سے مشبہ نمونہ پیش نظر ہو۔

فصلِ اوّل

رسول اللہ عیسے بن مریم اور اُن کی ماں علیہا الصلوٰۃ والسلام پر قادیانی کی گالیاں

تاریخہ ۱ (۱) اعجازِ احمدی ص ۱۳ پر صاف لکھ دیا کہ یہود عیسے کے بارے میں ایسے قوی اعتراض لکھے

تاریخہ ۲ میں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسے نبی ہے کیونکہ قرآن نے

تاریخہ ۳ اُس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ نبوت پر کسی دلائل قائم ہیں۔

یہاں عیسے کے ساتھ قرآنِ عظیم پر بھی بڑی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے

جس کے ابطال پر متعدد دلائل قائم ہیں۔

(۲) ایضاً ص ۲۲ کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔

(۳) ایضاً ص ۲۲ ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پڑیں۔ یہ بھی صراحتاً نبوتِ عیسے سے انکار ہے

کیونکہ قادیانی خود اپنی ساختہ کشتی سے پرکھتا ہے ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں

تاریخہ ۷ نیز پیشگوئی لیکھرام آخر دافع الوسوس پر کہتا ہے کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا ٹکنا نام

تاریخہ ۸ رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ ضمیرہ انجام آئندہ ص ۲ پر کہا کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام

۱۰ یہ خود انکا اپنا عقیدہ ہے باطنی جہاں انہیں کے عقو پاپے خود سے اپنے یہاں صحیح حدیث ثابت مانتا ہے اسکا بیان انشاء اللہ قتلے آگے آتے ہے۔ منہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ذلت ہے کہ جو کچھ اُس نے کہا وہ پورا نہ ہوا اور کشتی ساختہ میں اپنی نسبت یوں لکھتا ہے ص ۹۰
اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مز بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسے نہیں
ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اس کے لئے تو ہماری
عزت ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ خواری و ذلت ہے جس سے
بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں الا لعنة الله على الظالمین۔

۴۲) دافع البلاء ٹائٹل ہیج ص ۱۱ ہم سچ کو بے شک راستہ آزادی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ
کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا، واللہ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔ رسول اللہ اور وہ بھی ان پانچ
مرسلین اولوالعزم سے کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں یعنی ابراہیم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ و محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہ وسلم اس کی صرف اتنی قدر ہے کہ ایک راستہ آزادی تھا، جو ان کی
خاکِ پا کے ادنیٰ غلاموں کا بھی پورا وصف نہیں تو بات کیا، وہی کہ عیسیٰ کی نبوت باطل ہے
۱۱ فقط ایک نیک شخص تھا وہ بھی نہ ایسا کہ کسی دوسرے کو نجات ملنے کا واقعی سبب ہو سکے بلکہ حقیقی
۱۱ نجات دہندہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اور اب قادیانی ہے کہ اسی کے متصل کہتا ہے کہ
حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد
از قادیان۔

۵) پھر یہاں تک تو عیسیٰ کا ایک راستہ آزادی اور اپنے بہت اہل زمانہ سے اچھا ہونا
یعنی تھا کہ بے شک اور البتہ کے ساتھ کہا، نوٹ میں چل کر وہ یقین بھی زائل ہو گیا، اسی صفحہ پر
۱۳ کہا یہ ہمارا بیان محض نیک ظنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راستہ باز
اپنی راستہ بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں اسے سجن اللہ! ہ
ایسا یقین شعار باید حسن ظن تو چکار آید

۶) پھر ساتھ لگے خدا کی شریعت بھی ناقص، وہ تمام ہو گئی، اسی کے سنگ پر کہا "عیسیٰ کوئی کامل
شریعت نہ لائے تھے"

⑥ عیسیٰ کی راستبازی پر شراب خوری اور انواع انواع بد اطواری کے داغ بھی لگ گئے

الینامک مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت

نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اُس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یعنی یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی

۱۶ نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور

۱۷ اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت

کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے

قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

⑧ اسی ملعون قصے کو اپنے رسالہ ضمیرہ انجام آتھم ص ۷ میں یوں لکھا آپ کا کنجریوں سے

۱۸ زیبا میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی

۱۹ زیبا ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا

کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے

۲۰ زیبا سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس

چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

۳۶ زیبا اس رسالہ میں تو ص ۷ سے ص ۸ تک مناظرہ کی آڑ لے کر خوب ہی جلے دل کے

پھپھولے پھوٹے ہیں۔ اللہ عزوجل کے سچے مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان اسرائیلی، مشرک، مکار،

بد عقل، زہلے خیال والا، فحش گو، بد زبان، کلیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچھ،

خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بد قسمت، زرافریبی، پیر و شیطان وغیرہ وغیرہ

۳۷ زیبا خطاب اس قادیانی دجال نے دئے (۲۶) صاف لکھ دیا صلا حق بات یہ ہے کہ آپ سے

۳۸ زیبا کوئی معجزہ نہ ہوا (۲۷) اس زلزلے میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے،

آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی ہو تو وہ آپ کا نہیں، اس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سوا مکرو

۳۹ زیبا فریب کے کچھ نہ تھا (۲۸) انتہا یہ کہ ص ۷ پر لکھا آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے، تین

دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے قہار کا حکم کہ رسول اللہ کو بجلد و بے حیلہ یہ ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں اور آسمان نہیں مچھتا۔ ان شدید ملعون گالیوں کے آگے ان لچھے دار شرافتوں کا کیا ذکر جو نیچے بندھنے علمائے اہل سنت کو دیں ان کا پیر تو نانی دادی تک کی دے چکا الا لعنة الله على الظالمین۔ (۲۹) وہ پاک کنواری مریم صدیقہ کا بیٹا کلمۃ اللہ جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشان سارے جہان کے لئے۔ قادیانی نے اس کے لئے دادیاں بھی گنا دیں اور ایک جگہ اس کا دادا بھی لکھا ہے اور اس کے حقیقی بھائی سگی بہنیں بھی لکھی ہیں، ظاہر ہے کہ دادا دادی حقیقی بہنیں، سگے بھائی اسی کے ہو سکتے ہیں جس کے لئے باپ ہو، جس کے نطفے سے وہ بنا ہو، پھر بے باپ کے پیدا ہونا کہاں رہا؟ یہ قرآنِ عظیم کی تکذیب اور طیبہ طاہرہ مریم کو سخت گالی ہے۔ کشتی ساختہ ۱۷

پر لکھا مسیح تو مسیح ہیں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں، مسیح کی دونوں ہمشیروں کو بھی مقدس سمجھتا ہوں اور خود ہی اس کے نوٹ میں لکھا یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔

دیکھو کیسے کھلے لفظوں میں یوسف بڑھئی کو سیدنا عیسیٰ کلمۃ اللہ کا باپ بنا دیا اور اس صریح کفر میں صرف ایک پادری کے لکھ جانے پر اعتماد کیا۔ ہاں ہاں یقین جانو آسمانی فتر سے واحد قہار سے سخت لعنت پائے گا وہ جو ایک پادری کی بے معنیہ زطل سے قرآن کو

رد کرتا ہے (۳۰) نیز اسی دافع البلاء کے ص ۵ پر لکھا خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ ان گالیوں کے لحاظ سے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ایک بلکی سی گالی ہے کہ اس کے فتنے نے دنیا تباہ کر دی مگر اس میں دو شدید گالیاں اور ہیں کہ انشا اللہ تعالیٰ فصل سوم میں مذکور ہونگی (۳۱) اربعین نمبر ۲

لے خبیث حیدر منظرہ کہے، اس کا رد عنقریب آتا ہے۔ من

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تازیانہ ۴۸ ص ۱۳ پر لکھا کامل مہدی نہ ہوئے تھانہ علیہ ان مسلمین اولوالعزم کا کامل ہادی ہونا بالائے طاق پورا
تازیانہ ۴۹ ص ۵۰ مہدی بھی نہ ہوئے اور کامل کون ہیں۔ جناب قادیانی دیکھو اسی کا ص ۱۳۲ (۳۲) مواہب الرحمن

صاف لکھ دیا کہ عیسیٰ یہودی تھا لو قدر اللہ رجوع عیسیٰ الذی ہو من الیہود لرجع

العزۃ الی تلک القوم ظاہر ہے کہ یہودی مذہب کا نام ہے نہ کہ نسب کا کیا مرزا کہ پارسیوں

تازیانہ ۵۲ ص ۵۱ کی اولاد ہے مجوسی ہے (۳۳) حدیہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکفیر کر دی۔ مسلمانو! وہ اتنا احمق نہیں

کہ صاف حرفوں میں لکھ دے عیسیٰ کافر تھا بلکہ اس کے مقدمات متفق کئے لکھنے یہ تو دشنام سوم میں

سن چلے کہ عیسیٰ کی سمحت رسوائیاں ہوئیں اور کشتی ساختہ ص ۱۸ پر کہتا ہے جو اپنے دلوں کو صاف

کرتے ہیں ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے، کون خدا پر ایمان لایا، صرف وہی جو ایسے ہیں، دیکھو

کیسا صاف بتا دیا کہ جسے خدا پر ایمان ہے ممکن نہیں کہ اسے خدا رسوا کرے لیکن عیسیٰ کو رسوا کیا

ضرور اسے خدا پر ایمان نہ تھا اور کیا کافر کہنے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں الا لعنة اللہ علی

انکفرین۔

تازیانہ ۵۲ ص ۵۱ قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی تکفیر کر دی

قصد تھا کہ فصل اول میں ختم کی جائے کہ اتنے میں قادیانی کی ازالۃ الاولیاء ملی،

اس کی برہنہ گویاں بہت بے لاگ اور قابل متا شاہیں۔

(۳۴) یہ جو مثیل مسیح بنا اور اس پر لوگوں نے مسیح کے معجزے مثلاً مرد سے جلانا

اس سے طلب کئے تو صاف جواب دینا ہے ص ۳ اجبار جسمانی کچھ چیز نہیں اجبار روحانی

کے لئے یہ عاجز آیا ہے، دیکھو وہ ظاہر باہر قابر معجزہ جسے قرآن عظیم نے جا بجا کمال تعظیم

کے ساتھ بیان فرمایا اور آیت اللہ ٹھہرایا، قادیانی کیسے کھلے لفظوں میں اس کی تکفیر کرتا ہے

تازیانہ ۵۳ ص ۵۴ کہ وہ کچھ چیز نہیں، پھر اس کے متصل کہتا ہے ص ۳ ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اہلی

کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی

سجرت مسیح کی تکفیر و انکار

اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قہصیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

دیکھو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا، کہہ کر ان کے تمام معجزات سے کیسا صاف انکار کیا اور تالاب کے قہصے سے اور بھی پانی پھیر دیا اور آخر میں لکھا **صلوہ** زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نہاتی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

غرض اپنی مسیحیت قائم رکھنے کو نہایت کھلے طور پر تمام معجزات مسیح و تصریحات قرآن عظیم سے صاف منکر ہے اور پھر ہدی و رسول و نبی ہونے کا ادعا، مسلمان تو مکذب قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے، قطعاً کافر تدرذندیق بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے **اللعنة الله على الكافرين** اور اس کذاب کا کہنا کہ **مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے معجزے سے منکر تھے** رسول اللہ پر محض اقرار اور قرآن عظیم کی صاف تکذیب ہے۔ قرآن عظیم تو مسیح صادق سے یہ نقل فرماتا ہے کہ **انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کہیۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ و ابری الاکم والابصر و احمی للموتی باذن اللہ و انبثکم بہما تا کلون و ماتدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین** ”بے شک میں تمہارے پاس تمہارے رب سے یہ معجزے لیکر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں، وہ خدا کے حکم سے پرند ہو جاتی ہے اور میں بگم خدا مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مرد سے زندہ کرتا ہوں اور تمہیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں اٹھا رکھتے ہو، بیشک اس میں تمہارے لئے بڑا معجزہ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو“ پھر مکر فرمایا **وجئتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ و اطیعوا** ”میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بڑے معجزات لے کر آیا تو اللہ سے ڈرو اور

[Click For More Books](#)

میرا حکم مانو اور یہ قرآن کا جھٹلانے والا ہے! انہیں اپنے معجزات سے انکار تھا۔

کیوں مسلمانوں کو قرآن سچا یا فادیا بی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور فادیانی کذاب جھوٹا

کیوں مسلمانوں کو قرآن کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر بخدا (۵۵)

اسی بکر فکر فادیانی کے ازالہ شیطانی میں آخر ص ۱۵۱ سے آخر ص ۱۷۱ تک نوٹ میں پیٹ بھر کر لکھا

تاریخ ۵۸ و کلمۃ اللہ کو وہ گالیاں دیں اور آیات اللہ و کلام اللہ سے مسخرگیاں کہیں جن کی حد و نہایت نہیں، ص ۱۵۱

تاریخ ۵۹ لکھ دیا کہ جیسے عجائب انہوں نے دکھائے، عام لوگ کر لیتے تھے، اب بھی لوگ ویسی باتیں کر دکھانے

تاریخ ۶۰ میں (۳۶۱) بکرہ آجکل کے کرشمہ ان سے زیادہ بے لاگ ہیں (۳۷۱) وہ معجزے نہ تھے، کل کا دور

تاریخ ۶۱ تھا عیسے نے اپنے باپ بڑھئی کے ساتھ بڑھئی کا کام کیا تھا، اس سے یہ کلیں بنانی آگئی تھیں (۳۸)

عیسے کے سب کرشمے مسمریزم سے تھے (۳۹) وہ جھوٹی جھلک تھی (۴۰) سب کھیل تھا، لہو و

تاریخ ۶۲ لعب تھا (۴۱) سامری جادو گر کے گوسالے کے مانند تھا (۴۲) بہت مکروہ و قابل نفرت کام

تاریخ ۶۵ تھے (۴۳) اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے (۴۴) عیسے روحانی علاج میں بہت

ضعیف اور نکمّا تھا۔

وہ ناپاک عبارات بروجرہ التقاطیہ ہیں ص ۱۵۱ انبیاء کے معجزات دو قسم میں ایک

محض سماوی جس میں انسان کی تدبیر و عقل کو کچھ دخل نہیں جیسے شق القمر دوسرے عقل جو خارق عادت

عقل کے ذریعہ سے ہوتے ہیں جو الہام سے ملتی ہے جیسے سلیمان کا معجزہ صرح مسرد من

قوار سید اظہار مسیح کا معجزہ سلیمان کی طرح عقلی تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں

ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شہیدہ بازی اور دراصل بے سود

اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے اور کئی قسم کے جانور

تیار کر کے زندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے، مسیح کے وقت میں عام طور پر ملکوں میں تھے سو کچھ

تعجب نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی، جو

جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا پھونک مارنے پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ یا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پیرول سے چلتا ہو کیونکہ مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک تجارتی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلون کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے پس کچھ تعجب نہیں کہ مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو، ایسا معجزہ عقل سے بعید بھی نہیں، حال کے زمانہ میں بھی اکثر صنائع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ بولتی بھی ہیں، مٹی بھی ہیں، دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، مٹی اور کلکتے میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور ہر سال نئے نئے نکلتے آتے ہیں، ماسوا اس کے یہ قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ مسمریزم میں ایسے ایسے عجائبات ہیں ^{۵۲} سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس فن میں مشق والا سٹی کا پرند بنا کر پرواز کرتا دکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اندازہ نہ کیا گیا کہ اس فن کی کہاں تک انتہا ہے، سلب امراض عمل الترب (مسمریزم) کی شاخ ہے، ہر زمانے میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو اس عمل سے سلب امراض کرتے ہیں اور مفلوج مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں۔ بعض نقشبندی وغیرہ نے بھی ان کی طرف بہت توجہ کی تھی، محی الدین ابن عربی کو بھی اس میں خاص مشق تھی۔ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ مسیح بحکم الہی اس عمل (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ اس عمل کا ایک نہایت بڑا خاصہ یہ ہے کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور کمزور ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں

۱۔ اس کا باپ دیکھے مسیح و مریم دونوں کو سخت گالی ہے۔ ۲۔ اس کا دادا دیکھے وہی مسیح و مریم کو گالی ہے۔ ۳۔ یہاں تک تو مسیح کا معجزہ کل دبانے سے تھا، اب دوسرا پہلو بدلتا ہے کہ مسمریزم تھا۔ ۴۔ یہاں تک مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرند بننے پر استنزاز تھے، اب اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنے پر سحر کی کرتا ہے۔

کو اس عمل (سمریزیم) کے ذریعہ سے اچھا کرنے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔ جب یہ اعتقاد رکھا جائے کہ ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی تو ہم اس کو تسلیم کر چکے ہیں، ممکن ہے کہ عمل الترب (سمریزیم) کے ذریعہ سے پھونک میں وہی قوت ہو جائے جو اس دغان میں ہوتی ہے جس سے غبارہ اوپر کو چڑھتا ہے۔ مسیح جو جو کام اپنی قوم کو دکھلاتا تھا وہ دعا کے ذریعہ سے ہرگز نہ تھے بلکہ وہ ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا۔ خدائے تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطری طاقت تھی جو ہر فرد بشر میں ہے، مسیح کی کچھ خصوصیت نہیں چنانچہ اس کا تجربہ اسی زمانے میں ہو رہا ہے۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق و بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعض بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی نہ تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر تھی بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا کہ اس دشمن اسلام نے اللہ عزوجل کے سچے رسول کو کیسی مغتظ گالیاں دیں، کونسی ناگفتنی اس ناشدنی نے ان کے حق میں اٹھا رکھی، ان کے معجزوں کو کیسا صاف صاف کھیل اور لہو و لعب و شعبدہ و سحر ٹھہرایا برائے اکہ و ابرص کو سمریزیم پر ڈھالا وہ معجزہ پرند میں تین احتمال پیدا کئے، بڑھئی کی کل یا سمریزیم یا کراماتی تالاب کا اثر اور اسے صاف سامری کا بچھڑا بتا دیا بلکہ اس سے بدتر کہ سامری نے جو اسپ جبریل کی خاکِ سُم اٹھائی وہ اسی کو نظر آئی

لے یہ تیسرا پہلو ہے کہ حضرت مسیح اس مٹی کے پرند میں تالاب کی مٹی ڈال دیتے جس میں روح القدس کا اثر تھا اس کے زور سے حرکت کرتا جیسے سامری نے اپنے پاؤں تلے کی خاک بچھڑے میں ڈال دی بونے لگا۔

سرسے نے اطلاع نہ پائی، قال اللہ تعالیٰ قال بصرت بما لم یبصر و اہفتبمنت قبضتہ
ہا اشرا الرسول فنبتہا و کذلت سولت لی نفسی سامری نے کہا میں نے وہ دیکھا جو
میں نظر نہ آیا تو میں نے اسپ رسول کی خاک تدم سے ایک مٹھی لیکر گوسالے میں ڈال دی کہ وہ بولنے
نفس امارہ کی تعلیم سے مجھے یونہی بھلا معلوم ہوا، مگر مسیح کا کرتب ایک دست مال تھا جس سے
یاجہان کو خبر بھی مسیح پیدا بھی نہ ہوئے تھے جب تالاب کی کرامات شہرہ آفاق تھیں تو اللہ کا رسول
بنا اس کافر جادوگر سے بہت کم ہا اور مزہ یہ ہے کہ مسیح کے وقت میں بھی ایسے شعبدے تماشے
تہوتے تھے پھر معجزہ کدھر سے ہوا۔ اللہ رسولوں کو گالیاں، معجزات کے انکار قرآن کی تکذیبیں
پھر اسلام باقی ہے ع۔ چوں وضوئے محکم بی تمیزہ، اس سے تعجب نہیں کہ ہر مرتد جو تہنہ بڑے
وے کر کے اٹھے اسے ایسے کفروں سے چارہ نہیں اندھے تو وہ ہیں جو یہ کچھ دیکھتے ہیں پھر اتنے
سے مکذیب قرآن و دشمن انبیار و عدو الرحمن کو امام وقت و مسیح و مہدی مان رہے ہیں ع۔ گمراہی است
نت برسح ! اور ان سے بڑھ کر اندھا وہ ہے جو شدید پڑھ لکھ کر اس کے ان صریح کفروں کو دیکھ بھال کر
میں جناب مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتا، خطا پر جانتا ہوں۔ ہاں شاید ایسوں کے نزدیک کافر وہ
گا جو انبیار اللہ کی تعظیم کرنے کلام اللہ کی تصدیق و تکریم کرنے و لاجول و لاقوة الا باللہ العلی العظیم، کذلک
طبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار۔

تنبیہ | ان عبارت ازالہ سے بحمد اللہ تعالیٰ اس صھوٹے غلط معمولی کازالہ بھی ہو گیا جو عبارت ضمیر انجام آنم کی نسبت
ضمر زائی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی ہیں۔

ہ ایسوں کو شاید اتنی بھی خبر نہیں کہ جو مخالف ضروریات دین کو کافر نہ جلنے خود کافر ہے من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر
ب تکذیب قرآن عظیم و سب و شتم انبیار کرام بھی کفر نہ ٹھہرے تو خدا جانتے آریہ و ہنود و نصاریٰ نے اس سے بڑھ کر کیا جرم کیا ہے کہ وہ کفار
ٹھہرتے جائیں یا شاید ایسوں کے حرم میں تمام دنیا مسلمان ہے کافر کوئی تھا نہ ہے نہ ہو، یہ بھی معجزات مسیح کی طرح قرآن کے

کے کفرنا مسلم فلانا کافر، و لاجول و لاقوة الا باللہ العلی العظیم۔ من

اولاً ان عبارات کے علاوہ جو گالیاں اس کے اور رسائل مثل اعجاز احمدی و دافع البلاء و

کشتی نوح و اربعین و مواہب الرحمن وغیرہ میں اہلی و گنہگاروں پر ہی ہیں وہ کس عیسائی کے مقابلہ میں ہیں،
مثل مشہور ہے دلہن کا منہ کالا، مشاطہ کب تک ہاتھ دئے رہے گی۔

ثانیاً کس شریعت نے اجازت دی ہے کہ کسی بد مذہب کے مقابل اللہ کے رسولوں

کو گالیاں دی جائیں؟

ثالثاً مرزا کو ادعا ہے کہ اگرچہ اس پر وحی آتی ہے مگر کوئی نیا حکم جو شریعت محمدیہ سے

باہر ہو نہیں آسکتا، ہم تو قرآن عظیم میں یہ حکم پاتے ہیں کہ لا تسبوا الذین یدعون من

دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم کافروں کے جھوٹے معبودوں کو گالی نہ دو

کہ وہ اس کے جواب میں بے جانے بوجھے دشمنی کی راہ سے اللہ عزوجل کی جناب میں گستاخی کریں گے

مرزا اپنی وہ وحی بتائے جس نے قرآن کے اس حکم کو فسخ کر دیا۔

رابعاً مرزا کو ادعا ہے کہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم چل پاتا ہے،

تبلیغ ص ۲۸۳ پر لکھتا ہے من آیات صدق انت تعالیٰ و فظنی باتباع رسول و

اقتدار نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فہد رأیت اثر من اثر النبی

الاقفوت۔ بتائے تو کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن عیسائیوں کے مقابل معاذ اللہ

عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو گالیاں دی ہیں۔

خامساً مرزا کے ازالہ نے مرزائیوں کی اس بجز فکر کا کامل ازالہ کر دیا۔ ازالہ کی یہ

عبارتیں تو کسی عیسائی کے مقابل نہیں۔ ان میں وہ کونسی گالی ہے جو ضمیر انجام آتھم سے کم ہے

حتیٰ کہ چور اور ولد الزنا کا بھی اثبات ہے وہاں چوری کسی مال کی ثباتی تھی بلکہ علم کی، ضمیر انجام صلا نہایت

شرم کی یہ بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو بیڑیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا

ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔

ازالہ میں اس سے بدتر چوری مجزہ کی چوری مانی کہ تالاب کی مٹی لاکر بے پر کی اڑاتے

اور اپنا معجزہ ٹھہراتے، رہی ولادتِ زناوہ اس نے اس بائبل محرف کے بھروسے پر لکھی، برائے نام کہہ سکتا تھا کہ عیسائیوں پر الزاماً پیش کی اگرچہ مرزا کی عملی کارروائی صراحتاً اس کی مکذب تھی کہ وہ اپنے رسائل میں بکثرت مسلمانوں کے مقابل اسی بائبل محرف کو نزول الیکس وغیرہ کے مسئلہ میں پیش کرتا ہے مگر ازالہ میں تو صاف تصریح کر دی کہ قرآنِ عظیم اسی بائبل محرف کی طرف رجوع کرنے اور اس سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے، ازالہ ص ۳۸ آیت ہے فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون یعنی تمہیں علم نہ ہو تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو، ان کی کتابوں پر نظر ڈالو، اصل حقیقت منکشف ہو، ہم نے موافق حکم اس آیت کے یہود و نصاریٰ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح کے فیصلے کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے دیکھو کتاب سلاطین و کتاب ملاکی نبی اور انجیل، تو ثابت ہوا کہ یہ توریت و انجیل بلکہ تمام بائبل موجودہ اس کے نزدیک سب بحکم قرآن مستند ہے تو جو کچھ اس سے لکھا ہرگز الزاماً تھا بلکہ اس کے طور پر قرآن سے ثابت اور خود اس کا عقیدہ تھا اور اللہ تعالیٰ دجالوں کا پردہ نبی کھولتا ہے و الحمد للہ رب العلمین۔

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رَبِّهِمْ نَزَّلَ الْوَيْهَانِ عَلَى الْمُرْتَدِّ الْقَادِيَانِ

۴۰ ۵ ۱۳

قادیانی مرتد پر حسد الیٰ نبخر،

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عرضیہ مذبحا لبت اشذ ضرورت ارسال خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

سوال ۱۔ کرمیہ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۚ أَمْواتٌ غَیرَ اَحْیاءٍ ۗ وَمَا یَشْعُرُونَ اَیَّانَ یَبْعَثُونَ ۗ

اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بناتے ہوئے ہیں، مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (ک)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ما سوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنا بریں علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ ان کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں ان کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

۱۔ صاحب بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸) :-

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَہودَ وَالتَّصَارِیَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیاءِهِمْ مَّسْجِدَ

(اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرماتے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس سے ظاہر ہے کہ نبیؐ یہود حضرت موسیٰؑ و نبیؑ انصار سے حضرت عیسیٰؑ
علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسب ارشادِ باری تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ فَإِنْ تَنَارَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ
إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ آيَاتِ الْهُدَىٰ. احادیثِ نبویہؐ ثبوتِ مماتِ عیسیٰؑ علیہ السلام میں
موجود ہوتے ہوتے کیونکر ان کو زندہ مان لیا جاتے؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ

ساکن پبلی بھیت

۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

الجواب

قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال جواب سے ہزار درجہ اہم ہے معلوم کرنا
بے دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا اور بحث چاہیں کسی
سئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زدن ہو۔

قادیانی صدا و جہ سے منکر ضروریاتِ دین تھا اور اُس کے پس ماندے
ت و وفاتِ سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ و تسلیمات اللہ
بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی سہل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ
جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ ۱۲) میں آئے گا کہ نزولِ
رَبِّ عیسیٰ علیہ السلام اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے، نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین
مفید۔ فرض کر دم کہ رب عزوجل نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی پھر اس سے
کا نزول کیونکر ممتنع ہو گیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو
رَبِّق وعدۃ الہیہ کے لئے ہوتی ہے پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی و جسمانی
سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟

اللہ سے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ

(انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں)

معاذ اللہ! کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ اُن کی وفات اوروں کی طرح ہے

جب بھی اُن کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہو گیا؛ وعدہ و حرام علی قریۃ اہلکُنہا
انہم لا یرجعون^۱ اور حرام ہے اس سستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر
آئیں، ک، ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم
سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ فَاَمَاتَ اللّٰهُ
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ^۲ (تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا ۱۲۰ ک)،
چاروں طاہران خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ شِعْرًا جَعَلَ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ
مِنْهُنَّ جُزْءًا شِعْرًا دُعُوْنَ يٰٓاَتِيْنَكَ سَعِيًّا^۳ (پھر اُن کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر
رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ۱۲ ک)
ہاں مشرکین ملائین منکرین بعث لہ سے محال جانتے ہیں اور دوبارہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اُس قادرِ مطلق عز وجلالہ، کو معاذ اللہ صرحۃ عاجز ماننا اور
دافع البلاء کے صلے پر یوں کفر جکتا ہے :-

” خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے

ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔“

مشرک و قادیانی دونوں کے رد میں اللہ عز وجل فرماتا ہے :-

اَفَعَيَيْنَا بِاَلْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لُبْسٍ مِّنْ حَبِيٍّ جَدِيْدٍ^۴

تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تم تک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شہدہ میں ہیں۔ ک

جب صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے نزول کی

۱۵ پ البقرۃ آیت ۲۵۹

۲ لہ القرآن ۱۱ سورۃ النسا آیت ۹۵

۳ لہ مزہ قادیانی : دافع البلاء مطبوعہ بوند، ص ۲۲

۴ پ البقرۃ آیت ۲۶۰

۵ پ ن آیت ۱۵

خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل زیر قدرت و جانز، تو انکار نہ کریگا مگر گمراہ۔

۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعد استیفائے اجل کے لئے ہے، اُس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے امانت ہو تو مانعِ اِعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالیٰ
الْمُتَرِّ اِلَى الدِّينِ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اَلَوْفُ حَذَرَ الْمَوْتِ
فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں
جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے اُن سے
فرمایا مر جاؤ، پھر انہیں زندہ فرما دیا۔ ک) قَادِهٖ نَعْمَ اَمَّا هُمْ فَعَقِبَهُ شَبَابٌ
يَسْتَوْفُو مَدَّةَ اَجَالِهِمْ وَنُوحَاَّتُ اَجَالِهِمْ مَا يَعْتَوُّوْا۔

۴) اُس وقت حیات و وفات حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہ اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفات مسیح نے نادبانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ عیسیٰ رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابن مریم کو پورے بوسکا، قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اِس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اِس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ آپ تو نہ اُتریں گے کوئی ان کا ٹھیل پیدا ہوگا، اسے نزولِ عیسیٰ فرمایا گیا اور اُس کو ابن مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو یَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصَلِّهِمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے

اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ کاکام صاف ہے۔

⑤ مسیح سے ٹیل مسیح مراد دنیا تخریفِ نصوص ہے کہ عادتِ یہود ہے بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں یَحْرِفُونَ الْكَلِمَةَ عَنْ قَوَائِمِهَا، ایسی تاویل گڑھنی نصوصِ ثلثیت سے استہزاء اور احکام و ارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے، جس جگہ جس شے کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شے خود مراد نہیں، اس کا ٹیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ مُلا عنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز اور روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

⑥ بفرضِ باطل اینہم بر علم، پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا ٹیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اُس کے کفر اُس کے کذب، اُس کی وقاحتیں، اُس کی فضیحتیں، اسکی خباثتیں، اُس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا ٹیل مان لے گا؟ اس کے خروار ہزار ہا کفریات سے مشتمل نمونہ رسائل السور والعقاب علی المسیح الکذاب قہر الدیان علی مرتد قادیان و نور الفرقان و باب العقائد و الکلام و غیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ بیبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے میلہ کے ناسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اُس کے اُن صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفاتِ مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

⑦ مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم

نے بیان کیے، یہ تھے کہ اللہ عزوجل نے اُن کو بے باپ کے کنواری بتول کے
پٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے: قَالَتْ اِنِّي يَكُونُ لِي غُلْمٌ
لَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّ لَمَّا كُنْتُ بَغِيًّا قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ
مَوْعِدًا لِّهِنَّ وَاَنْجَعَلَنَّاهُ اَيًّا لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ امْرَاَتًا قَضِيًّا
بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار
ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور
میں لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت
اور یہ امر ٹھہر چکا ہے۔ (ک)

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا اَلَا تَحْزَنِي
قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا الْاٰیة (تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز
دی کہ تو غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہا دی ہے۔) عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ
تَحْتَهَا بِالْفَتْحِ فِيْهِمَا وَتَفْسِيْرُهُ بِالْمَسِيْحِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اس
شہادت پر جس میں مَنْ کی مہم مفتوح اور تَحْتَهَا کی دوسری تار مفتوح ہے اور اس کی تفسیر
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے)

انہوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی يُكَلِّمُ النَّاسَ
فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا (لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں اور بچگی عمر میں۔ ک)
انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی قَالَ
اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبِيَا الْكِتٰبِ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا (بچپن سے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ

۲۴ آیت ۲۲

۲۵ آیت ۲۳

۲۱ آیت ۲۱

۲۶ آیت ۲۶

اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ ک)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں و

جَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ لَهُ (اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ ک)

برخلاف کفر طاعنیہ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا

کو تباہ کر دیا، انہیں اپنے غیبوں پر مسلط کیا عَلِيمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى

غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ (غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب

پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ک)

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگر چہ سات کو ٹھٹھریوں میں

چھپ کر اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگر چہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب ان پر

أَمِينَةٌ تَحْتَهَا وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدْخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ (اور تمہیں

بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ ک)

انہیں تورات مقدس کے بعض احکام کا نسخہ کیا وَ مُصَدِّقًا لِمَا

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَلَا حِجْلَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (

اور تصدیق کرنا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور اس لئے کہ حلال کروں

تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ ک)

انہیں قدرت دی کہ مادر زاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیدیتے

وَسَبْرِي الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ (اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے

۲۶ آیت جن ۲۹

۳۱ آیت مریم ۳۱

۵۰ آیت آل عمران ۳

۲۹ آیت آل عمران ۲۹

۱۱ آیت مائدہ ۱۱

حکم سے شفا دیتا۔ ک)

انہیں قدرت دی کہ مُردے زندہ کرتے وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِأَذْنِیْ

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِأَذْنِیْ اللّٰهِ ۙ (اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ ک)

اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ ک)

اُن پر اپنے وصفِ خالقیت کا پر تو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق

فرماتے اور اپنی مچھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا وَإِذْ تَخْلُقُ

مِنَ الطَّيْرِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِأَذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِأَذْنِیْ ۙ

اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مُورت میرے حکم سے بناتا پھر اُس میں مچھونک

مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتا۔ ک) ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں

سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیل مسیح ہو گیا؟

اخیر کی چار یعنی مادر زاد اندھے اور ابرص کو شفا دینا۔ مُردے جِلانا، مٹی

کی مُورت میں مچھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے

کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بنتا ہے، ان میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا

حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم لہذا

اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآنِ عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے

روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ وہ معجزے نہ تھے، مسموم کے

شعبدے تھے، میں ایسی باتیں سکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا

طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لَوْنَسَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا اَلَا كَرِهَ جَابِتِیْ

۱۰ آیت ۱۱ ۱۰ آیت ۱۱
۱۰ آیت ۱۱ ۱۰ آیت ۱۱

ایسا کلام کہتے ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا
میں کرتے **الَّا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْكٰفِرِيْنَ**۔

قادیانی خذّٰلہ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳، ۴، ۵ و نوٹ آخر ص ۱۵ تا
آخر ص ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھبر کو یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص
رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں۔ یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول
ملعون ازالہ ص ۳: احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں۔

ص ۴: کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی دلیق دور نہیں کرتا۔
ص ۱۵: شعبہ بازی اور دراصل بے سود عوام کو فریفتہ
کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک تجارتی کرتے
رہے۔ بڑھئی کا کام حقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی
ہے۔ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے
کھلونے بہت بنتے ہیں۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور
لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ سلب امراض مسمریزم کی شاخ ہے
ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلب امراض کرتے ہیں۔ مبروص
ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ یہ قدر
کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمایوں میں
ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ اس عمل کا ایک نہایت بڑا خاصہ ہے جو اپنے تئیں
اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکمٹا ہو جاتا ہے یہی وجہ
ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل مسمریزم سے اچھا کرتے مگر ہدایت
توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ
قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک

نمودار ہو جاتی تھی، مسیح کے معجزات اُس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے منظرِ عجائبات تھا، بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو دیکھا! ان ملعون کلمات میں وہ کونسی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیاتِ قرآن کی نہ کی، اتنے ہی حملوں میں تینتیس کفر ہیں۔

بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحبِ معجزات و آیات و بیانات اور یہ مردود و مطرود و مرتد و موردِ آفات اور خود اُس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبہ باز بھانمتی سمری تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکتے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی **لَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ** (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت)

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعمِ ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گئے، دافع البلاء ص ۴۲: مسیح کی رستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ سچے کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (سچے) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے سچے کا نام حضور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے لہ

یہ بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے یعنی عیسے بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے، ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کسی حلین کا آدمی ہو سکتا ہے۔

ص ۶ : حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص ۷ : آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور سب عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک بحیدہ باطلہ مناظرہ خود ہی

جلے دل کے پھپھولے مچھوڑے، اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسے بن مریم کو نادان، تہریر، مکار، بد عقل، زمانے خیال والا، محسوس کو، بد زبان، کٹیل، جھوٹا، چور علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بد قسمت

نرافرستی، پیر و شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دئے اور اس کے تین کفر اوپر گذرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے دنیا کو تباہ کر دیا۔ یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں شرکی

گنتی کیا غرض تیس سے اونچے اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے۔ اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے بھی دس وصف قبول کر لے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بد حلین، بد معاش، فریبی، مکار، زمانے خیال والا، کٹیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چلیہ، کنجریوں کی اولاد، کسبیوں کا جملہ زنا کے

خون سے بنتا ہے تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اُس کا موہوم و مزعوم ہے **اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ**۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات و حیات مسیح چھپڑنا کیسا ابلسی مکر، کیسی عبت بخت، کیسی توضیح وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بخت سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے؟

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل پادشہوں کی طرف لتفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیات رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے۔ ایسی مہمل عیاریوں کی دلیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہشت پہلے قادیانی کے کفر اٹھاؤ یا اُسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی لپھلپھنا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سنی المذہب سے جواب شہادت گزارش کرتے ہیں **وَ بِاللّٰهِ التّٰوْفِیْقُ**۔

پہلا شبہہ: کریمہ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الْاٰیۃ
قول اول شبہہ مرتدان حال نے کافر ان ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب ایہ کریمہ **نُكْمٌ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبٌ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَاَرَادَ اَنْ يَّ**
اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے پیندھن ہو تمہیں اس میں جانا رک، ازل ہوئی کہ بے شک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے پیندھن ہو تمہیں اس میں جانا۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسیٰ اور عزیر بھی تو اللہ

کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب عزوجل نے اُن جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُعَدَّوْنَ هَلَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْبَهَا ه وَهٰٓجَن كَلْتِهٖ
ہم بھلائی کا وعدہ فرما چکے وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھٹک تک نہ سنیں گے، قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔
ابوداؤد کتاب النسخ والمسنوخ میں اور فریابی عبد بن حمید ابن جریر ابن ابی حاتم و طبرانی و ابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّكُمْ وَاٰلَكُمْ مِمَّنْ سَبَّوْا وَنَدَّبْتُمْ اِلَيْهِمْ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُعَدَّوْنَ هَلَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْبَهَا ه وَهٰٓجَن كَلْتِهٖ
جہنم انتم لہا واردون قَالَ الْمَشْرِكُوْنَ فَاَلَمْ نَكُنْ لَّعٰیۤیِ
وعزیر یعبدون مِن دُوۡنِ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ
لَهُم مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُعَدَّوْنَ ه

جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكُمْ وَاٰلَكُمْ مِمَّنْ سَبَّوْا وَنَدَّبْتُمْ اِلَيْهِمْ تو مشرکین نے کہا ملائکہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُعَدَّوْنَ ه وَهٰٓجَن كَلْتِهٖ
وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں

ثُمَّ اِنۡتَابُوا يَدْعُوۡنَ مِنْ دُوۡنِ اللّٰهِ يَٰۤاٰلِیۡنَا مَا نَدۡعُوۡنَ مِنْ دُوۡنِ اللّٰهِ لَعَلَّ نَحۡنُ مُنۡجٰۤیۡنٌ مِّنۡهُۃِمْ اَوْ نَحۡنُ سٰۤیۡرٌ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
تو مشرکین سے جدا کیا اُن کے احکام اُن سے جدا رکھے اُن کی عورتوں سے

۱۶ - الاغیار آیت ۱۰۱ ۱۵ ابو عبد اللہ حاکم، مستدرک، مطبع دار الفکر بیروت، ج ۲، ص ۲۸۵

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سچ ہے مشرک سے باطل ان کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا ان کا مر وار قال اللہ تعالیٰ
لَيَكْفُرَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفِكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ
السَّاعَةُ (کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس
نہ آئے ۱۲ ک)

وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ
رَجَعْتُمْ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (بیشک جتنے کافر ہیں
اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق
بدتر ہیں۔ ک)

وَقَالَ تَعَالَى مَا يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ
يُرَدُّ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ (وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں
ہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے ۱۲ ک)

وَقَالَ تَعَالَى لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ
الَّذِينَ أَشْرَكُوا وَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا
ساری تہ (ضرورتاً مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے
ضرورتاً مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے۔ ک)

وَقَالَ تَعَالَى الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ حَلَالٌ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حَلَالٌ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ
الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ

آیت ۶

البینۃ

۱۲

آیت ۱

البینۃ

۱۳

آیت ۸۲

مائدہ

۱۲

آیت ۱۰۵

البقرۃ

۱۳

آیت ۵

مائدہ

۱۳

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَلَا تَتَّبِعُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا بِهِ (اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کر
جب تک کہ ایمان نہ ہو جائیں۔ ک)

جب قرآن عظیم بیدعونِ مِّن دُونِ اللّٰهِ میں نصارے کو داخل نہ
فرماتا۔ اس آئین میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یونکر داخل ہو سکیں گے؟
مثلاً سورتِ مکیہ ہے اور سولے عام قرآنِ سبعہ کی قرارت تدعونِ بجز
خطابِ توبت پرست ہی مراد ہیں اور آئین بیدعونِ اصنام۔

رابعاً خود ایہ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والذ
عموماً اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً مراد نہیں۔ یہاں فرمایا اموات
غیر اَحیَاءِ اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہو
لہذا ارشاد ہوا غَیْرَ اَحیَاءِ یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی

ز سے جماد ہیں۔ یہ بتوں ہی پر صادق ہے، تفسیر ارشاد لعقلِ سلیم میں

حَيْثُ كَانَ بَعْضُ الْأَمْوَاتِ مِمَّا يَعْتَرِيهِ الْحَيَاةُ سَابِقًا
أَوْ لَاحِقًا كَأَجْسَادِ الْحَيَوَانَ وَالنُّطْفِ الْتِي يَنْشِئُهَا اللّٰهُ تَعَالَى
حیوانا احترز عن ذلك فقیل غیر اَحیاءِ ای لا یعتبریہا الحیوة
اصلاً فہی اموات علی الاطلاق ۱۷

(بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان
کا جسم اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ
تعالیٰ مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے اتر کر کیا

۱۷ پ ۱۷ البقرہ آیت ۲۲۱
۱۸ محمد بن محمد العماوی : تفسیر ابی السعور ج ۵ ص ۱۰۶

اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں

مسا رب عزوجل فرماتا ہے :

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَعْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَوُّونَهُ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ

(خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔)

فرماتا ہے :

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۗ بَلْ أَعْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۗ

(جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں۔)

محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء عاذا اللہ مرے کہے سمجھے جائیں، یقیناً قطعاً ایماناً وہ اَحْيَاءٌ غَيْرُ أَمْوَاتٍ ہیں کہ عیاداً باللہ امواتِ غَيْرُ اَحْيَاءٍ، جس وعدہ الہیہ کی تصدیق کے لئے ان کو روضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو کبھی لازم ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ک) پھر جب یہ اَحْيَاءٌ

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے :-

فَالْمُرَادُ مَا لِالْحَيَاةِ لَمْ يَسْوَأْ كَانَ لَهُ حَيَاةٌ ثُمَّ مَاتَ
كَعَزِيرٍ أَوْ سِيمُوتُ كَعِيسَى وَالْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
أَوْ لَيْسَ مِنْ شَائِبِ الْحَيَاةِ كَالْأَصْنَامِ لَهُ

” یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی
قابلیت ہی نہ ہو جیسے بُت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے
عزیر یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسے و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ

والسلام“

منکرین دیکھیں کہ اُن کا شہرہ بہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔
شہرہ دوم لعن اللہ الیہود و النصارى اقول و المرزائیة لعن کتباراً
میں کتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو

اولاً انبیائہم میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسیٰ سے
بچے علیہا الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود و نصاریٰ سب نے مسجد کر لیا
ہو، یہ یقیناً غلط ہے جس طرح وَقْتْلُهُمُ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ میں اضافت و
م کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے قال تعالیٰ
فَقَرِيفًا كَذَبْتُمْ وَقَرِيفًا تَقْتُلُونَ اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کر لینا اذعائے باطل و مردود ہے۔ یہود کے سب
انبیاء نصارے کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصارے کا اُن میں بعض کی تشبہ کر لینا
کو (مسجد بنالینا) صدق حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کر کے کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں، اُن کے تو صرف ایک عیسیٰ نبی تھے، اُن کی قبر نہیں، ایک جواب یہ دیا جو توفیقہ تعالیٰ ہم نے ذکر کیا کہ :-

أَوِ الْمَرَادُ بِالِاتِّخَاذِ اعْمَمٍ مِنْ أَنْ يَتَكُونَ ابْتِدَاعًا وَإِتِّبَاعًا
فَالْيَهُودِ ابْتَدَعَتْ وَالنَّصَارَى اتَّبَعَتْ وَلَا رَيْبَ أَنَّ النَّصَارَى
تَعْظِمُ قُبُورَ كَثِيرٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ تَعْظِمُهُمُ الْيَهُودُ

(انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا نا عام ہے کہ ابتداء ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ سے بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔)

ثانیاً امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرے جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقعہ یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد کرتے اور نصاریٰ اپنے صحابہ کی قبروں کو، ولہذا صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دربارہ قبر انبیاء تنہا یہود کا نام ہے :

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ
اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لَهُ

(فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہیں بنا لیاں اور صحیح بخاری حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جبکہ تنہا نصاریٰ سے کا ذکر تھا صرف

صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَيَّ قَبْرَهُ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ لَهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں تصویریں بناتے ۔

اور صحیح مسلم حدیث جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہود و نصاریٰ سے دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ :

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْمُ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسْجِدًا (میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے ۔)

بہشتہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاً ہوتا ہے۔

مثلاً اقولے چلائی بھی سمجھے ! یہ فقط قبر عیسیٰ ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے۔ قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہ ہیں اور ہر عاقل

جاننا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال ہے اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہو گیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے ٹپے یہ اُس مرتد کے اکٹھے چار سو کفر کہ ہرنی کی تکذیب کفر ہے بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی گئی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالیٰ کَذَّبَتْ قَوْمَ نُوْحٍ الْمُرْسِدِينَ تُوْاْسُ نے چار سو ہرنی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیا نوے لاکھ کفر اور اگر دو لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو یہ اُس کے آٹھ کروڑ چھیا نوے لاکھ کفر ہیں اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندراج کفر میں اور ترقی معکوس کر کے اسفل سافلین میں پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں۔ اس حدیث کے یہ معنی گھڑے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کر لیا یہ صریح سپید جھوٹ ہے، نصاریٰ ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے، اسے مسجد کر لینا تو دوسرا درجہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدہن ملعونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی مچھرا کر قادیانی نبی جھوٹے پھلکے اڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاریٰ

لہ کارداد احمد ابن حبان و الحاکم و البیہقی و غیر ہم عن ابی ذر و ہولاء و ابن ابی حاتم و الطبرانی و ابن مردویہ عن ابی امامہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہما ۱۲ منہ غفرلہ

لہ کافی روایت علی مانی شرح عقائد نسفی للتفتازانی قال غام کفنا ظلم اقف علیہما ۱۲ منہ غفرلہ

مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کر لیا جس کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟ ان نصرانیوں کا دنیا کے پرے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلہم عذاباً ثقیلاً ربیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ک کے گرائے میں پڑے الاللعنۃ اللہ علی الظالمین۔ کیوں، حدیث سے موت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزاحمتا؟ کذلک العذاب والعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد المذنب
احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم



<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کتابیں ختم کرنے والے نبیین

۲۶۔ ۱۳
ختم نبوت کا بیان کرنے والا رسالہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رسالہ

لمبتدئین ابن نبین

مسئلہ از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فہن رسول، مدرسہ مولوی ابوطاہری بخش صاحب

۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَادًا وَصَلَاتًا وَسَلَامًا

اما بعد! بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ شبِ شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلباء تعلیم دادہ و عظیم میں فرماتے تھے کہ فہم لنبین میں "ابن نبین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فہن رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیْنَ تلاوت کر کے بیان کیا فہم لنبین میں جو لفظ لنبین مضاف الیہ واقع ہوا ہے اس لفظ پر الف لام استغراق کا ہے بایں معنی کہ سوائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو، نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں۔

بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ لنبین پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبر وار

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لکھ کر اہل حق سے گزارش ہے کہ بنظر احقاقِ حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی و بد عقیدگی سے بچیں۔

۴۔ راحت حسین مذکور کا کہنا کہ ”انبیین“ پر الف لام عہد خارجی کا ہے استغراق کا نہیں، یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقہ فضالہ زیدیہ کے؟
۵۔ نفی استغراق سے آیہ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا؟

۶۔ بر تقدیر صحت نفی استغراق اس آیت سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم ہیں ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیت کو مثبتِ خاتمیت کا طرہ سمجھتے ہیں یا نہیں؟

۷۔ اگر آیت مثبتِ کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبتِ کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیلِ قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

۸۔ جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

۹۔ اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع؟
۱۰۔ کیا سنی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں؟
فقط۔ المستفتی محمد عبداللہ

دلائل خارجیہ

دلیل اول : توضیح منظر میں ہے الاصل ای السراجہ هو العهد الخارجی لانه حقیقتہ

عہ چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں لہذا خارجیہ لکھے گئے ہیں ۱۲

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تعیین و کمال التسمین لہ (ترجمہ) اصل یعنی راجع عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے عہد خارجی
حقیقت تعین اور کمال تمیز ہے پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیر معتبر ہوگا
لیل دوم : نور الابصار ص ۸۱ میں ہے یسقط اعتبار الجمعۃ اذا دخلت علی
جمع لہ (ترجمہ) جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت ساقط ہو جاتا ہے پس
بیتین کہ صیغہ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہو تو "نبیین" سے معنی جمعیت
ساقط ہو گیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔
لیل سوم : یہ امر مسلم ہے کہ مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد
س کل کی طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے
کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جاوے گی اور جب کلیت اس کی باقی نہ رہی
بعضیت ثابت ہو گئی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر اس فرد مضاف کو ہم اس کل
کے شمول میں رکھیں تو تقدم اشئی علی نفسہ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود
مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ النبیین
اس الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

اجواب

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کا
خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے
جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے، کافر مرتد ملعون ہے آیہ کریمہ
و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و حدیث متواتر لانسبی بعدی سے تمام امت

۱۵۰ ص ۱۵۰ ص ۱۵۰ ص

۸۱ ص ۸۱ ص ۸۱ ص

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

موجودہ نے سلفاً و خلفاً ہمیشہ ہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے، حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنے کا حال ہے، فتاویٰ قیمۃ الدہر و اشباہ و النظائر و فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے :-

اذ لم يعرف الرجل ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اخر الانبياء فليس بمسلم۔

” جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے
پیچھے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔“

شفا شریف امام اجل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے :-

كذلك بكم من ادعي نبوة احد مع نبينا صلي الله تعالى عليه
وسلم او بعده (في قوله) فهو لا يكفر مكدبون للنبي صلي الله
تعالى عليه اخبار ختم النبيين ولا في بعده واخبار
عن الله تعالى انه ختم النبيين وان رسل كافة للناس و
اجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه
المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك في كفر هؤلاء
الطوائف كلها فطعا اجماعا وسمعا

” یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد
کسی کی نبوت کا ادعا کرے، کافر ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب
کرنے والا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور

فتاویٰ عالمگیری ۱ مطبوعہ پشاور ۲ ج ص ۳۶۳

فتاویٰ قاضی عیاض : شفا شریف ۲ ج ص ۲۲۶-۷

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیت و احادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا و رسول کی مراد ہے، نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت و بحکم قرآن و حدیث سب یقیناً کافر ہیں۔“

مہم حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی، کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں :-

ان الامة فہمت من ہذا اللفظ انہ افہم عدم نبی
بعده ابدا و عدم رسول بعده ابدا و انہ لیس فی تاویل
ولا تخصیص من اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الہدیان
لا یمنع حکمہ بتکفیرہ لانہ مکذب لہذا النص لذلک جمع
الامة عن غیر مؤول و لا مخصوص لمنحصہ۔

”یعنی تمام امت مرجمہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں، تو جو شخص لفظ خاتم النبیین سے انبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی نیک یا مسرمامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔“

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں :-

تجويز نبي مع نبينا صلى الله تعالى عليه و سلم
او بعده يستلزم تكذيب القران اذ قد نص على انه خاتم
النبين و اخر المرسلين و في السنة انا العاقب لا نبي
بعدي و اجمعت الامة على ابقاء هذا الكلام على ظاهره
و هذه احدى المسائل المشهورة التي كفر نابها الفلاسفة
لعنهم الله تعالى -

” ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا،
تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصحیح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا میں پچھلا نبی ہوں میرے
بعد کوئی نبی نہیں، اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی
عموم و استغراق بلا تاویل و تخصیص اور یہ ان مشہور مسکلوں سے ہے جن کے سبب
ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے “

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین توریشی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں :-
” بحمد اللہ تعالیٰ اس مسئلہ درمیان اسلامیاں روشن تر از آس است کہ آں را

بکشف و بیان حاجت افتد خدا سے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از و سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نبی دیگر نباشد و منکر این مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلاً در نبوت او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
معتقد نباشد کہ اگر رسالت او معترف بودے و سے را در ہر چہ از آن خبر داد صادق
دانستے وہماں جہاں کہ از طریق تو اتر رسالت او پیش ما درست شدہ این نیز درست
شد کہ و سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باز پس پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت
بعد از و سے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں شک ست در آن نیز بہ شک ست و نہاں کس
کہ گوید کہ بعد از و سے نبی دیگر بود یا بہت یا خواهد بود آنکس نیز کہ گوید کہ امکان

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دارد کہ باشد کافر است این سمت شرط درستی میان بہ خاتم انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باجملہ آیت کریمہ وَ لَکِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مثل حدیث متواتر لانسبی
عسدی قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر
جماع امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین
میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قال و قیل مسموع نہیں جیسے کجبال و جبال قادیانی بکٹ ہے کہ
خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے، اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ
مروج و نالوج ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے یا ایک اور
جال نے کہا تھا کہ تقدم تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں

خاتم یعنی آخر لیا خیال جہاں ہے بلکہ خاتم النبیین معنی نبی بالذات ہے اور اسی مضمون
ہون کو وہ جبال اول نے یوں ادا کیا کہ خاتم النبیین یعنی فضل النبیین ہے۔ ایک اور مرتب نے لکھا
خاتم النبیین ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ نسبت
مع سلاسل و عوامل کے پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں،
موج محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں۔

نہ اہل زمینوں نے لکھا کہ الف لام خاتم النبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور
لغزیر بلطیبہ استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص بعض ہو
ر بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے، اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں، ان شیطین
کے بڑھ کر اور بعض اہلیوں نے لکھا کہ اہل اسلام کے بعض فرقے ختم نبوت ہی کے قائل نہیں اور

۱۲ تذییر النکس نافوتی ۱۲ عہ مراتب الرحمن قادیانی ۱۲ ۱۳ مناظرہ احمدیہ للعہ نامہ مؤمنین ہسوانی ۱۲

۱۴ تحریر اسی زندیق پشاوری ۱۲

بعض قائل ختم نبوت تشریحی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے، الی غیر ذلک من الکفریات الملعون
والاھتدادات المشحونۃ بنجاسات ابلیس و فزوزات التدلّیس لعن
اللہ قائلہا و قاتل اللہ قابلیہا۔

یہ سب تاویلِ رکبیک ہیں یا عموم و استغراق "النبیین" میں تشویش و تشکیک اور سد
کفر صریح و ارتداد و قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ و غیرہ کی کوئی قمر
کہیں نہ لگائی اور صراحتہ خاتمِ معنیہ آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام امتِ مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق
حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بنا پر سلفاً و خلفاً ائمہ مذاہب نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
برہم عینی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانیوں سے گونج رہی ہیں
فقیر غفرلہ مولیٰ القدر نے اپنی کتاب "جزائر اللہ عدوہ بابیہ ختم النبوة" میں اس

مطلبِ ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر
ارشاداتِ ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص
ذکر کئے و اللہ اکبر! تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکا
مگر گھلا کا فر خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود و ملعون خائب و خاسر و العیاذ باللہ العزیز القادر
ایسی شکیلیں تو وہ اشقیاء رب العالمین میں بھی کر سکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق
عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے عالمین زمانہ کقولہ عالی و فی فضلتم کرم
العالمین اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں؟ مگر اکبر اللہ
نہ ان ملعون ناپاک و سائس کورب العالمین میں کسین نہ ان قضیت گندے و سائس کو خاتم
النبیین میں الا لعنة اللہ علی الظالمین ان الدین جوذون اللہ و رسولہ
لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ و اعدلہم عذابا تمہینا۔

یہ طائفہ حائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پر نور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

لے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے حضور اقدس
لے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزِ بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زلزلے میں کوئی نبوت اگرچہ
ی اگرچہ غیر شرعی اگرچہ کسی اور طبقہ زمین یا کج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع ملتا یا
صفت اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی و امکان وقوعی جانتا یا یہ بھی سہی مگر جائز و
ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبریا یا نظر ار کی تکفیر سے باز رہتا
ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ حائفہ خود بھی قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ
دینا یہ وقاسمیہ و امیریہ و نذیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافر و مرتد ملعون ابد ہے قاتلہم
اللہ انی یؤفکون کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہ
احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے، یونہی ان کے منکر یا ان میں شک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر
باننا بھی کفر ہے۔ بجز الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے من قال بعد نبینا نبی یکفر
ن انکران نص و کذلک لوشک فیہ۔ در مختار و بزازیہ و مجمع الانہر وغیرہ کتب
شیرہ میں ہے من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

ان لعنتی اقوال نجس تر از ابوال کے رد میں او آخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و
سائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غارِ مذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے
الحمد للہ رب العلمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائفِ طریدہ کی حمایت
و جھگی تو اللہ واحد قہار کا لشکرِ جبار اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو تیار ہے قال
سالی آلہ ذلک الاولین۔ ثُمَّ نُنَبِّئُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ۔ کَذٰلِکَ نَفَعَلُ
الْمُجْرِمِیْنَ۔ وَ یٰۤاٰیُّهَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیْسَ لَکُمْ اَلْحٰجَّۃُ عَلٰی الْاٰمِلِیْنَ۔
اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت وہ تجویز و احتمالِ نبوت یا عدم تکفیر منکرانِ ختمِ نبوت

معلوم نہ بھی ہو نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیہ کریمہ میں افادۂ استغراق سے انکار اور ارادہ
بعض پر اصرار کیا اسے حکم کفر سے بچانے کا کہ وہ صراحتاً آیہ کریمہ کا اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایما
کا منکر و مبطّل ہے جو خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امت مرحومہ نے اجماع کیا اور
بنقل متواتر ضروریات دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں
ائمہ دین مانتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمتِ خمر کا انکار نہ تھا، نہ تحریم کا ثبوت قرآن عظیم پر موقوف
ان کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے
اور ضروریات دین خصوصاً نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اجل ابو زکریا نووی کتاب الروض، پیرام ابن حجر مکی، اعلام
بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں: اذا جحد مجمعاً علیہ بعلم من دین الاسلام ضرورۃ سوار کان فیہ نص اول
فان جحد یكون کفراً۔ اہل ملقطاً (ترجمہ) جب کوئی اجماعی مسئلہ کا انکار کرے، ضرورت کے علم دین کی بنا پر
خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو، تو اس کا یہ انکار کفر ہو گا۔ (مرتب)

بعینہ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند ہو جانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک کبھی کسی وقت کسی
جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہو سکتا کچھ اس آیہ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے
ثبوت میں قاہر و باہر، متوافر و متظافر، متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحد اللہ
تعالیٰ مسئلہ خود ضروریات دین سے ہے مگر آیت کے معنی متواتر جمع علیہ قطعی ضروری کا انکار
اس پر کفر ثابت کرے گا، اگرچہ اس کے کلام میں صراحتاً نقل مسئلہ کا انکار نہیں۔ منج الروض اللزہر
شرح فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے :-

لوقال حرمة الخمر لا تثبت بالقرآن کفر ای

لانہ عارض نص القرآن وانکر تفسیر الفرقان لہ

”اگر کوئی کہے کہ حرمت شراب قرآن سے ثابت نہیں کافر ہو جائیگا کیونکہ اس نے نص قرآن سے معاذ کیا اور تفسیر قرآن کا انکار کرتا۔“

لہ تاملی قاری: منج الروض اللزہر شرح فقہ اکبر مطبع مجتہبی ذہبی ص ۲۳۲

في القرآن نص على تحريم شرب كحول لأن
محض كذب وهو لا كفرة له

اقول وباللذات التوفيق، اس تقدیر اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ
حائفہ یار و معین مرتدین و کافرین و بازیچہ کنندہ کلام رب العالمین و مکذّب تفسیر حضرت سید المرسلین
و مخالف اجماع جمیع مسلمین و سخت بد عقل و گمراہ و بد دین ہے۔

اول تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہم زبان ہوا
بلکہ ان جہیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے
بزرگم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود جانا۔

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام
کا ذکر پاک بہت وجوہ مختلفہ سے وارد (۱) فرداً فرداً خواہ بتصریح اسماء، یہ صرف چھتیس
کے لئے ہے: آدم، اور لیس، نوح، ہود، صالح، ابراہیم، اسمٰعیل، اسمٰعیل، لوط، یعقوب،
یوسف، ایوب، شعیب، موسیٰ، ہارون، الیاس، ایسح، ذوالکفل، داؤد، سلیمان،
عزیر، یونس، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا ربیل
بہام مثل قال لهم نبیہم (اشمویل) واذ قال لفتہ (بوشع) فوجد
عبد من عبدنا حضر، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(۲) ربیل عموم و استغراق اور یہی او فرد اکثر ہے قولہ تعالیٰ قولوا امنا
باللہ و ما انزل علینا الی قولہ تعالیٰ و ما اوتی النبیون من ربہم
لا نفرق بین احد منہم و قال تعالیٰ و لکن البر من امن باللہ والیوم
الآخر والملئکتہ والکتب والنبیین و قال تعالیٰ نزلت الرسل فضلنا
بعضہم علی بعض و قال تعالیٰ کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسولہ
وقال تعالیٰ لا نفرق بین احد من رسلہ و قال تعالیٰ و ما اوتی موسیٰ و

عيسى والنبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ^۸ وقال تعالى اولئك
مع الذين نفع الله عليهم من النبيين والصديقين ^۹ وقال تعالى
والذين امنوا بالله ورسوله ^{۱۰} ولم يفرقوا بين احد منهم ^{۱۱} اولئك سوف
يؤتيهم اجرهم ^{۱۲} وقال تعالى فامنوا بالله ورسوله ^{۱۳} وقال تعالى لئن
اقتم لصلوة واتيتم الزكاة وامنتم برسلي ^{۱۴} وعذرتموهم ^{۱۵} وقال تعالى
يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم ^{۱۶} وقال تعالى وما ارسل المرسلين
الا مبشرين ومنذرين ^{۱۷} وقال تعالى فلنسلن الذين ارسل اليهم ولنسلن
المرسلين ^{۱۸} وقال تعالى عن المؤمنين لقد جاءت رسل ربنا بالحق ^{۱۹}
وقال تعالى عن الكافرين قد جاءت رسل ربنا بالحق فهل لنا من
شفعاء ^{۲۰} وقال تعالى ثم نجي رسلنا والذين امنوا ^{۲۱} وقال تعالى واتخذوا
ايدي ورسلي عزوا ^{۲۲} وقال تعالى اولئك الذين انعم الله عليهم
من النبيين ^{۲۳} وقال تعالى اني لا يخاف لدي المرسلون ^{۲۴} وقال تعالى واذ
اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ^{۲۵} ومن نوح ^{۲۶} وقال تعالى هذا ما وعد
الرحمن وصدق المرسلون ^{۲۷} وقال تعالى ولقد سبقت كلمتنا لعبدنا
المرسلين ^{۲۸} وقال تعالى وسلم على المرسلين ^{۲۹} وقال تعالى وحيث بالسبين
والشهداء ^{۳۰} وقال تعالى انا لننصر رسلنا والذين امنوا ^{۳۱} وقال تعالى
الذين امنوا بالله ورسوله ^{۳۲} اولئك هم الصديقون ^{۳۳} وقال تعالى اعدت
للذين امنوا بالله ورسوله ^{۳۴} وقال تعالى لقد ارسلنا رسلنا بالبينات ^{۳۵}
وقال تعالى كتب الله لاغلبين انا ورسلي ^{۳۶} وقال تعالى واذ الرسل اقتمت
لاى يوم اجلت ^{۳۷} الى غير ذلك من آيت كثيرة.

(۳) ملحوظ برصفت قبيلت بنی امیاء سے سابقین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مہمل

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

قوله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجا لا نوحى له من هبل القرى
وقال تعالى وما ارسلنا من قبلك من المرسلين الا انهم لياكلون الطعام
وقال تعالى سنة الله في الذين خلوا من قبل وكان امر الله قدرا مقذورا
الذين يبلغون رسالت الله وقال تعالى ولقد اوحى اليك والى الذين من
قبلك وقال تعالى ما يقال لك الا ما قد قيل للرسول من قبلك وقال
تعالى كذلك يوحي اليك والى الذين من قبلك الله العزيز الحكيم
(۱۲) بریل سے جسے شامل فرد و جمع بے لحاظ خاص خصوص و شمول مثل قوله تعالى
من كان عدوا لله وملتئكة ورسلا وقال تعالى ان الذين يكفرون
بآيت الله ويقتلون النبيين بغير حق ويقتلون الذين يامرون
بالعسط من الناس فبشرهم بعباب اليم وقال تعالى ولا يامرکم
ان تتخذوا الملتئكة والنبيين اربابا وقال تعالى ومن يكفر بالله
وملتئكة وكتب ورسلا واليوم الاخر فقد ضل ضللا بعيدا و
قوله تعالى ان الذين يكفرون بالله ورسلا ويريدون ان يفرقوا
بين الله ورسلا الى قوله تعالى هم الكفرون حقا وغيرها۔

(۱۵) خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجہ بیان

سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے استفادہ ہو مثل قوله تعالى ولقد اتينا موسى
الكتب وقفينا من بعده بالرسلا وقال تعالى في بنى اسرائيل ولقد
جاءتهم رسلا بالبينت وقال تعالى في التوراة يحك بها النبيون الذين
اسلموا للذين هادوا وقال تعالى بعد ما ذكر نوحا ثم هودا ثم
ارسلنا رسلا كثيرا ثم ارسلنا موسى وقال تعالى اوحينا اليك كما اوحينا
الى نوح والنبيين من بعده فالمراد من بعدة هود وموسى عليهم

الصلوة والسلام وقال تعالى فقل سدر كور ضعفت مثل ضعفت
عاد وثمود اذ جاءتهم الرسل من بين ايديهم ومن خلفهم^{۴۸}
وقال تعالى بعد ذكر نوح و ابراهيم ثم قفينا على اثارهم
برسلنا، يا بوجبه حضوي مثل قوله تعالى قال يقوم اتبعوا المرسلين^{۴۹}
يا ذكري مثل قوله تعالى في قوم نوح وهود وصالح ولوط وشعيب
بعد ما ذكرهم عليهم الصلوة والسلام، تلك القرى نقص عليك
من انبائها ولقد جاءتهم رسلهم بالبينات^{۵۱}، يا علمي مثل قوله تعالى
واضرب لهم مثلا اصحاب القرية اذ جاءها المرسلون^{۵۲} وقال
تعالى سنكتب ما قالوا وقتلهم الانبياء بغير حق وغير ذلك^{۵۳}۔

اب اولاً اگر آئیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں نام
عہد خارجی کے لئے ہو جیسا کہ یہ طائفہ خارجیگان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکر می اور
ذکر کو دیکھ کر کہ اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وہ ہے جو بدایت کلام کریم
میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء موصوف بوصف قبلیت و
تقید بقید سبقت لے لئے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم ان کا آخر، ان سے زمانے میں متاخر، تا محض لغو و
فغول و کلام مہمل و معطل و مغسول ہو گا جس کا حاصل حمل اولیٰ بدیہی مثل زید زید سے زائد
نہ ہو گا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کر دیا، حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا، اسے
بالخصوص مقصود بالافادہ رکھنا، قرآن عظیم تو قرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق
نہیں، نہ کہ وہ بھی مقام مدح میں کہے

چشمان تو زیر ابروانند دندان تو جلد در دہانند

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور بات جو کہی وہ بھی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

واقعی تعریف کی تھی۔

احسن تقویہ سے بعض اوضاع کا بیان ہے اسے مقام مدح میں یوں
مہمل جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس میں
صراحتاً عیب موجود اور معنی مدح بھی مفقود اور پھر عموم و اثر اک بھی نقد وقت کہ ہر شے اپنے
اگلے سے کچھلی ہوتی ہے، غرض یہ وجہ تو یوں مندرج ہو جائے گی کہ اصل محل افادہ و صالح
ارادہ نہیں اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر وجہ دوم کو بھی نامحتمل مان لیجئے پھر بھی اول چہارم
پنجم سب محتمل رہیں اور پنجم میں خود وجوہ کثیرہ ہیں کہیں من بعد موسیٰ، کہیں من بعد
نوح، کہیں انبیائے بنی اسرائیل، کہیں من بعد ہود و موسیٰ، کہیں صرف انبیائے عار
ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح و عار و ثمود، کہیں من بعد ابراہیم قوم لوط و
مدین وغیر ذلک۔

بہر حال ذکر وجوہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ بقیہ نہیں کہ ان میں
ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر
عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنی ہی کہ تعیین سے مہندم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً
منافی تعیین نہ کہ اتنا کثیر عہدیت کیونکر ممکن۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجوہ کثیرہ محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی،
حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم و استغراق ہے کہ لاسی بعدی، کما سیاقی۔ اس تقدیر
پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا، عہد و استغراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی حاطہ
تامہ کہ معتقد اہل اسلام تھا، ظاہر ہوا مگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ بر تقدیر عہدیت
محل تھی بے بیان رہی اور وحی منقطع ہو کر مشابہات سے ہو گئی، اب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں،
کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کتنے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہر قرن و طبقہ و شہر و قریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے، خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے اساذوں کو مرسلین اور العزم بتائے، آیہ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا، حاشا و کلا۔

ثالثاً میں تشریح و تراجم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استفراق کوئی — معنی لے لیجئے سب پر یہی آتش در کا سر ہے گی کہ پھلی جھوٹی کا ذبہ ملعونہ نبوتوں کا ذرا آیت بند نہ کر سکے گی، معنی اول یعنی افراد مخصوصہ معینہ مراد لیتے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہی محدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معین علی وجہ الالبہام قرآن مجید میں آیا، جن کا شمار میں چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا، یونہی بر تقدیر معنی پنجم یعنی جماعت خاصہ خاصہ اسی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے۔ باقی جماعت صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی چہ جلتے جماعت کا ذبہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیاء سابقین کی ہو جائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم میں تو پھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہونگے، رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لیا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشیئ لنفسہ لازم آئے، لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی ابس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی ہے تو یہ سب معانی سے آختر وارد ہو اور حاصل وہی ٹھہر کہ آیت بہر نبی فقط ایک دو یا چند یا کل گذشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی نہ ان سے اصلاح بحث کرتی ہے، طوائف ملعونہ ہمدویہ و قادیانیہ و امیریہ و مانو توئیہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا۔ وہ اس طائفہ خارجہ نے جی کھول کر امناب کر لیا وسیع المر الذین ظلموا ی منقلب ینقلبون۔

اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعاً جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جب ان پر نصوص قطعیت پیش نہ کئے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنا لینا اور معتقدات اسلام کو ٹھیکرات
عوام ٹھہرا دینا ایسے جبار کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر
ندان کے جمع طرق و ادراک تو اثر پر دسترس وہاں ایک ٹہن میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد
ہے اس میں بخاری و مسلم کی بھی صحیح احادیثیں مردود ہیں ہاں ایسی جگہ ان ہی کے اندھوں
کی کچھ کوردتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تبلیغ عوام برائے نام اسلام کا ادعا ہو کر قرآن پر اعتراض
انکار کا ٹوٹو خورد رگل ہے لہذا وہاں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو الٹتے بدلتے ہیں کہ جب
آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کر لیں پھر گویا وحی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متعم نورہ
ولو کرہ الکافرون

سوم یعنی اس طائفہ کا مکتب تفسیر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا وہ
ہر ادنیٰ خادم حدیث پر روشن یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں، صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد
سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیر ہا میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ان سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم بیرعہم

ان نبی وانا خاتم النبیین ۲ نبی بعدی نہ

” بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب

ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے

بعد کوئی نبی نہیں۔“

۱۔ دیکھو تخریر اناس ص ۳ ۲۔ دیکھو برہین قاطعہ گنگوہی ص ۳ ۳۔ دیکھو تخریر اناس ص ۳

۱۔ امام احمد بن حنبل : مسند امام احمد مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۲۷۸

۲۔ ابویعلیٰ ترمذی : ترمذی شریف مجتہبی دہلی ج ۲ ص ۲۵

۱۱۲
Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اہم احمد مند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون دجالون سبعة وعشرون منهم

اربع نسوة وانی خاتم النبیین لاسی بعدی لہ

”میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں

ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں“

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردودہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثل ومثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکمنہا

واحسنہ الاموضع لبنته فکل من دخلہا فنظر الیہا قال

ما حسنہ الاموضع اللبنة فاناموضع اللبنة فختم

بی انبیاء لہ

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کاہل

اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان

کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ

میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دے گئے“

صحیح مسلم و مند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰ اہم احمد بن حنبل : مند امام احمد مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۳۹۶

علامہ طبرانی معجم طبرانی ج ۳ ص ۱۸۸

۱۱ اہم بخاری : بخاری شریف مکتبہ رشیدیہ، دہلی ج ۱ ص ۵۰۱

[Click For More Books](#)

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مثلی ومثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاقمها

الالبنة واحدة فحجت انا و اتممت تلك البنة له

” میری اور انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا

بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی“

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادہ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها واکتمها

واجملها و ترک فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس

یطوفون بالبنیان و یحجبون منہ و یقولون لو تم موضع

هذه البنة فاننا فی النبیین موضع ثلاث ثلثه له

” پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت دکھا

خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، وہ نہ رکھی، لوگ اس عمارت کے

گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کہ کس طرح

اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی، تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں“

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردودہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فاننا اللبنة

۲۷ ج ۲۲۸ ص

۱۷ مسلم بن حجاج : مسلم شریف

۱۰۹ ص

۲۷ ج

ترمذی شریف

۱۷ امام ترمذی، ابو عیسیٰ :

۱۳۷ ص

۵۳ ج

مسند امام احمد حنبل

۱۷ امام احمد بن حنبل :

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن بتقیح کی عبارت و لا بعض الافراد لعدم الاولوية اس کی صفا شکنی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ حائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں صریح مفسر کو نافع سمجھتا ہے لہذا نام تو لیا تو توضیح کا اور براہِ بد قسمتی عبارت نقل کر دی تو توضیح کی جس میں صاف صریح ان عقلا کی تسفیہ اور ان کے وہم کا سد کی تفسیح تھی و لا حون ولا قوة الا بالله العلیٰ لعظیم۔

ثانیاً توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھنا نہ سمجھا کہ جب عہدِ خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آتے کہ عہدِ خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہو سکتے، آیہ کریمہ قطعاً آئندہ بتوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سفا و خلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہدِ خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مٹ نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو اسی توضیح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے ثم الاستغراق الی ان قتال فالاستغراق هو المفهوم من الاطلاق حيث زعهد في الخارج خصوصاً فی الجمع الی قولہ ہذا ما علیہ المحققون لہ

ثالثاً بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہدِ خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہِ خمسہ سے اول و سوم و پنجم کا بطلان تو دلائلِ قاہرہ سے اوپر ثابت ہو لیا اور واضح ہو چکا کہ خود جن سے کلامِ الہی کا اولاد و اصالتہ خطاب تھا یعنی حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہوں نے برگز اس آیت سے بعض افرادِ معتینہ یا کسی جماعتِ خاصہ کو نہ سمجھا، اب نہ رہیں مگر وجہِ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآنِ عظیم میں بروجہ اکثر و اوافر ذکر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بروجہِ عموم و استغراق تام ہے اسی وجہِ معہود کی طرف نامِ النبیین "شیر ہے تو اس عہد کا حاصل بجد اللہ تعالیٰ وہی استغراقِ کامل جو مسلمانوں کا عقیدہ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف

اشارہ ہے اور ختم کا حامل نفی معیت و بعدیت ہے جیسے اولیت بمعنی نفی معیت و قبلیت، تعریفات علامہ
سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے الاول فرد لا یكون غیرہ من جنسہ سابقا علیہ
ولا مقارنا لہ۔ حدیث میں ہے انت الاول فلیس قبلك شیئی وانت الاخر فلیس
بعدك شیئی رواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی واحمد وابن ابی شیبہ وغیرہم
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وللبیہقی
فی الاسماء والصفات عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ان کان یدعو بہؤلاء الکلمات اللهم انت الاول فلا شیئی
قبلك وانت الاخر فلا شیئی بعدک لحدیث تو خاتم النبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور صلی
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوتی اور جنس کی نفی عرفاً و لغتاً و شرعاً جملہ افراد نبی سے
ہوتی ہے ولہذا لاتے نفی جنس صبیغ عموم سے ہے جیسے لاہرجل فی الدار ولہذا لا الہ
الا اللہ پر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے، یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا، ولہذا الحمد
(نامکمل دستیاب ہوا)



لہ مسلم بن حجاج : مسلم شریف مطبع صحیح المطابع، کراچی ج ۲ ص ۲۸۸-۲۸۹
لہ ابوبہیقی : اسماء و صفات مطبوعہ بیروت ص ۱۰

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

علیحدت بریلوی کی حیات مبارکہ پر
فتا بل و قدر کت تابین

فقیرہ اسلام
از: ڈاکٹر حسن رضا خان (ہنی، ایتھ، ڈی)
قیمت: / 39

امام احمد رضا اور
ردیدعات و منکران
از: مولانا یسین اختر مصباحی
قیمت: / 45 روپے

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

ہماری کتب مزارات پر عورتوں کی حاضری

از مولانا احمد رضا فاضل بریلوی، قیمت 6/75

معالقات عین

از مولانا احمد رضا فاضل بریلوی، قیمت 7/50

میلاد النبیؐ

از مولانا احمد رضا فاضل بریلوی، قیمت 3/0

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

ہماری مطبوعات

فضائل قرآن

از، مولانا افتخار احمد قادری

قیمت: 24/-

فضائل دعاء

از، مولانا نقی علی خان (والد ماجد اعلیٰ حضرت)

قیمت: 12/-

معراج النبویؐ

از مولانا ظفر الدین بہاری

قیمت: 4/50

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مکتبہ اربع کتب

فتویٰ مفتویہ

جلد دوم

مکتبہ اربع کتب

از مولانا ابوالدین قادری رضوی

مکتبہ اربع کتب سے تمام احمد رضا کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مکتبہ اربع کتب

فتویٰ مفتویہ

جلد دوم

مکتبہ اربع کتب

از مولانا ابوالدین قادری رضوی

مکتبہ اربع کتب سے تمام احمد رضا کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>